REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN. 01/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　وعلی عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO P/GDP-3

جلد ۳۶　　شمارہ ۳۹

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۹۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN 143516

۲۴ تبوک ۱۳۶۶ ہش　　۲۴ ستمبر ۱۹۸۷ء　　۱۴۰۸ ہجری

A.M.C. Commond Hos.
12 Sec:-
U.T. CHANDIGARH- 160012

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۰ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاعات کے مطابق حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

- محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان ہنوز لندن میں ہی قیام فرما ہیں آمدہ اطلاع کے مطابق آپ مورخہ ۲۴/۹ کو لندن سے روانہ ہو کر مورخہ ۲۸/۹ کو قادیان پہنچ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر حاضر میں حامی و ناصر ہو اور بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس لائے۔

- مقامی طور پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ

قرآنی آیات کے استعمال کے جرم میں گرفتار ہونے والے

اسیرانِ راہِ مولیٰ کی آپ بیتی

مکرم سید غلام محمد شاہ صاحب آف میڈیکو کچہری بازار فیصل آباد تحریر فرماتے ہیں:۔

خاکسار اور مکرم شیخ غلام محمد صاحب خادم بیت الفضل فیصل آباد مورخہ ۷ر فروری ۱۹۸۷ء قرآنی آیات کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے۔ اور ۱۹ر فروری کو رہائی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے یہ موقع ہمیں دیا۔ دونوں ہم نام۔ ایک ہی فرد جرم ایک ہی تاریخ اور دونوں انصار تھے۔ ہم نے جو جو احمدیت کی سچائی کے نشان اور قبولیت دعا کے عظیم نظارے دیکھے ان کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

جس روز ہمیں گرفتار کیا گیا اُس رات کو تھانہ کوتوالی میں رہے جہاں تقریباً ۲۰ آدمی قید تھے۔ انہیں جیسا ہمارے جرم کا علم ہوا تو انہوں نے احمدیت قبول کرنے والوں کی تعریف کی اور ایسے آرڈی نینس جاری کرنے والوں کو بہت برا بھلا کہا دوسرے روز ۸ر فروری کو ہمیں ہتھکڑیاں پہنا کر مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا پولیس والے کہنے لگے کہ تانگہ منگوا لیتے ہیں تاکہ جاتے ہیں آسانی ہو جائے لیکن ہم نے اس خیال سے کہ اگر پیدل جائیں گے تو راستہ میں تمام لوگوں کو ہمارے جرم کا علم اور احمدیت سے تعارف ہو گا۔ اور تبلیغ کا رستہ کھل جائیگا۔ ہم نے پیدل چلنے کو ترجیح دی۔ خاکسار دل کی بیماری میں مبتلا ہے اس لئے ہتھکڑی کی وجہ سے دل کی درد کچھ محسوس ہوئی مگر اپنی خوش نصیبی سمجھ رہا تھا کہ اگر اس راہ میں جان بھی چلی جائے تو اس سے زیادہ خوش قسمتی کی موت کون سی ہو سکتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ابھی چونکہ اور بھی ہم سے دینی کام لینے ہیں۔ اس لئے محفوظ رکھا۔

عدالت کے کمرہ میں داخل ہونے پر:۔ ا۔ سی جنہیں میں نہیں جانتا تھا لیکن وہ مجھے جانتے تھے کہنے لگے کہ میں آپ کو کرسی پیش کرنا چاہتا ہوں مگر مجبور ہوں۔ چنانچہ ایک Bench پر کپڑا بچھا کر ہمیں بٹھایا اور حالات دریافت کئے اور ہمدردی کی باتیں کیں اُسی وقت جس نے ہمارے خلاف رپورٹ درج کروائی تھی وہ آکر کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اے۔ سی۔ صاحب نے یہ کہہ کر کرسی سے اُٹھایا اور گالیاں دیتے ہوئے کمرہ سے باہر نکال دیا اور کہا کہ تمہارے خلاف بہت سے زنا کے مقدمات ہیں۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے ان دونوں کے خلاف مقدمہ درج کروایا ہے اور میں ان کے بارہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اس پر یہ کہا گیا کہ ہم تو انہیں ذاتی طور پر جانتے ہیں تم نے مزید کیا کہنا ہے۔ ہمیں اُسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ واقع یاد آگیا جب کہ حضورؑ کو مولوی محمد حسین بٹالوی کے مقابلہ میں عدالت نے عزت سے بٹھایا اور اسے کرسی سے اُٹھا دیا گیا تھا آج بعینہٖ سلوک حضور کے ان ادنیٰ غلاموں کے ساتھ کیا گیا۔ (سبحان اللہ)

اس کے بعد ہم باہر انتظار گاہ میں بیٹھ گئے جہاں بہت سے لوگ ہمارے اردگرد اکٹھے ہو جاتے اور جرم دریافت کرتے اور اس طرح خدا کے فضل سے احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہی لوگ تو ذلیل کرنا چاہتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ انہی کے ذریعہ تبلیغ کی راہیں کھول رہا ہے۔

اس کے بعد ایک ممبر جماعت ایڈووکیٹ اپنی کار لے آئے کہ جیل چونکہ بہت دور ہے اس لئے گاڑی پر چھوڑ آتا ہوں۔

جیل میں ہماری تلاشی لی گئی میرے پاس دل کی تکلیف کے لئے پانچ گولیاں تھیں جو حکام نے نکال لیں مگر خدا تعالیٰ نے ایسا معجزہ دکھایا کہ مجھے ایک روز بھی وہاں یہ دوا استعمال نہ کرنی پڑی حالانکہ گھر پر تین بار کھانی پڑتی تھی دوسرے روز ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب کے سامنے پیش ہوئے۔ انہوں نے پوچھا کہ جرم کیا ہے؟ میں نے کہا کہ ہم نے مکان اور دکان میں قرآنی آیات لکھی ہوئی تھیں۔ بس اسی وجہ سے ہم مجرم بن گئے اس پر انہوں نے کہا یہ تو بہت زیادتی ہے۔ اس کے بعد جیل کے ہسپتال میں ڈاکٹری معائنہ کے لئے لے گئے۔ وہاں ہم زمین پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ہسپتال کے انچارج آ گئے اور فوراً میرے پاس آئے۔ مجھے گلے سے لگایا اور اپنے پاس کرسی پر بٹھا لیا اور ناشتہ بھی منگوایا پھر حوالدار کو کہا کہ یہاں آکر کاغذات cancel کردو اور اُسی وقت ہم دونوں کو داخل کر لیا گیا اور علیحدہ کمرہ دیا گیا رات جب ہمارے کمرے کو تالا لگا دیا تو ہمیں حضرت یوسف علیہ السلام کا قید خانہ یاد آیا۔ اس وقت ہم وہاں اکیلے افراد تھے جن میں ایک غیر احمدی تھے ہم دونوں نے رات بھر دعاؤں اور نماز تہجد میں گزارا اور حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ کی یاد بھی تازہ ہو گئی اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کی توفیق دی۔

جیل میں ایک ہی سبزہ دار پلاٹ ہے جہاں ہم صبح صبح بیٹھ جاتے اور باجماعت نماز ادا کرتے اور لوگ ہمارے پاس آ جاتے اور اس طرح تبلیغ کا موقع مل جاتا۔ ہم نے قیدیوں کو چھوٹی چھوٹی دعائیں سکھائیں نماز پڑھنے کا طریق اور نماز کا ترجمہ بھی سکھایا۔ قرآن مجید کی بعض آیات کا درس بھی دیتا رہا (باقی صفحہ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ نگران بورڈ بدر قادیان

أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۴ تبوک ۱۳۶۶ ہش

نظریۂ اُمّ الالسنہ

ماہرین لسانیات نے مختلف زبانوں کے الفاظ کے رُوٹ تلاش کرنے میں صدیوں کدو کاوش کی مگر کسی سائنٹفک بنیاد اور حتمی اصول و قواعد کو سامنے رکھنے کی بجائے محض الفاظ کے ظاہری ملنے اور ظن و تخمین پر انحصار کرنے کے باعث اُن کی تحقیق جستجو کا دائرہ گھوم پھر کر صرف تین زبانوں یعنی لاطینی، یونانی اور سنسکرت تک ہی محدود رہا۔ اور ان کا ذہن کبھی اس جانب منتقل نہیں ہو سکا کہ عربی زبان بھی جو اپنے رُوٹوں کی وسعت کے لحاظ سے ایک بحرِ بے کراں کی حیثیت رکھتی ہے عالمی زبانوں کا منبع اور ماخذ ہو سکتی ہے۔ اور تو اور حضرت ابن عباسؓ، امام ابن جریرؒ، امام شافعیؒ، علامہ جلال الدین السیوطیؒ، مشہور تابعی ابو میسرہ، ابوعبیدہ، القاضی ابوبکر، ابن فارس اور ابن النقیب وغیرہ علماء و ائمہ سلف کی تمام تر علمی تحقیق بھی آج کے اسی ایک نکتہ پر مرکوز رہی کہ قرآن کریم کی فصیح و بلیغ عربی زبان عجمی الفاظ کی آمیزش سے پاک ہے یا نہیں؟ علمی دنیا میں اس حقیقت کا انکشاف سب سے پہلے بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۵ء میں اپنی معرکۃ الآراء عربی تصنیف "مِننُ الرَّحمٰن" کے ذریعہ فرمایا کہ فی الاصل قرآن مجید کی زبان ہی سب زبانوں کا منبع اور ماخذ ہے جسے خود اللہ تعالیٰ نے هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ (النحل: ۱۰۳) اور عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ (الزمر: ۲۸) کے نام سے موسوم کر کے ہر قسم کی کجی اور آمیزش سے پاک ایک STANDARD LANGUAGE یعنی معیاری زبان قرار دیا ہے۔ جو بذاتِ خود قرآن مجید کی فضیلت و برتری اور اسلام کی صداقت و حقانیت کی ایک محکم دلیل ہے۔ حضور علیہ السلام کا یہ عدیم النظیر انکشاف چونکہ خالصتاً وحی و الہام الٰہی پر مبنی تھا اس لئے آپ نے اپنی اسی کتاب میں دنیا کے تمام دانشوروں کو انتہائی تحدّی کے ساتھ چیلنج کرتے ہوئے فرمایا

"اگر تم مقابلے کے لئے اٹھتے ہو تو میں تم کو بطور انعام پانچ ہزار روپیہ دوں گا بشرطیکہ تم شرائط کے موافق جواب دو اور میری شرط کا روپیہ جہاں چاہو جمع کرا لو۔" نیز فرمایا:-

"عربی زبان کا اُمّ الالسنہ ہونا ایک ایسی جنگ ہے جس میں عنقریب اسلام کی فتح کے نقارے بجیں گے۔" صلا

ابتداء میں اگرچہ مستشرقین اور اُن کی تحقیق و جستجو سے متاثر مشرقی محققین نے بھی اس دعوے کو محض ایک اعتقادی خوش فہمی سے تعبیر کیا مگر رفتہ رفتہ سنجیدہ طبع اہل علم حضرات کو اس کی صحت اور صداقت کا قائل ہونا پڑا۔ جیسا کہ ہندوستانی سفارت خانہ بلجیئم کے سابق رکن جناب مالک رام صاحب ایم اے نے "ہفت روزہ صدق جدید" لکھنؤ کے فاضل مدیر مولانا عبدالماجد دریا آبادی مرحوم کو تحریر کیا۔

"آپ کو ضرور معلوم ہوگا کہ بانیٔ احمدیت مرزا غلام احمد قادیانی مرحوم نے یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ عربی امّ الالسنہ ہے اور خاص اس موضوع پر انہوں نے ایک کتاب "منن الرحمٰن" بھی لکھی تھی اگر کسی اور نے ان سے پہلے یہ نظریہ پیش کیا ہے تو یہ میرے علم میں نہیں ہے۔ قرآن کا دعویٰ ہے کہ ہم نے ہر ایک نبی پر وحی اس قوم کی زبان میں نازل کی جس کی طرف وہ مبعوث کئے گئے تھے (بِلِسَانِ قَوْمِہٖ) چونکہ شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ساری دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے کَافَّۃً لِّلنَّاسِ اس لئے اصولاً ان کی وحی (قرآن) بھی دنیا کی تمام زبانوں میں ہونا چاہیے تھی۔ لیکن بالبداہت عملاً یہ ناممکن تھا کہ قرآن ساری دنیا کی زبانوں میں نازل ہوتا۔ لہذا اس کے لئے وہ زبان اختیار کی گئی جو ان تمام زبانوں کی اساس اور اُم ہے یعنی عربی۔ گویا قرآن کی زبان عربی ہونا ثبوت ہے اس بات کا کہ عربی اُمّ الالسنہ ہے۔" (صدق جدید ۲۹ دسمبر ۱۹۶۱ء)

اب حال ہی میں روزنامہ "ہند سماچار" جالندھر مجریہ ۲ اگست ۱۹۸۷ء میں:-

"برصغیر ہند و پاکستان کی بیشتر زبانوں میں عربی الفاظ کی بھرمار" کے عنوان سے ایک خبر شائع ہوئی ہے۔

جس میں عرب لیگ کے سفیر برائے اقوام متحدہ ڈاکٹر مقصود، شعبہ عربی جامعہ ملیہ دہلی کے پروفیسر زبیر احمد فاروقی، نامور ہندوستانی سکالر ڈاکٹر تاراچند، سابق وزیر اعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو اور ہندوستانی زبانوں کے بہت سے ماہرین کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ نیپالی، فارسی، بنگالی، سندھی، کشمیری، ہندی، مراٹھی، گجراتی، ملیالم اور اردو وغیرہ بیشتر زبانوں میں عربی کے بکثرت الفاظ موجود ہیں۔ کبھی وہ وقت تھا جب مسلمان علماء اور محققین کا منتہائے مقصود بس فقط یہی نکتہ تھا کہ عربی زبان عجمی الفاظ کی آمیزش سے پاک ہے یا نہیں؟ اور کجا یہ وقت ہے کہ مستشرقین کے بعد اب برصغیر کے بڑے بڑے ماہرین لسانیات اور دانشور بھی اس حقیقت کا کھلے بندوں اعتراف کر رہے ہیں کہ نہ صرف عربی زبان عجمی الفاظ کی آمیزش سے کلیتاً پاک ہے بلکہ برصغیر کی بیشتر زبانوں کی موجودہ ہیئت عربی زبان کی مرہونِ منت ہے۔ ماہرین لسانیات کے نظریات اور دانشوروں کے خیالات میں رونما ہونے والی یہ تبدیلی یقیناً مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے اس بے نظیر علمی انکشاف کو جزوی طور پر درست تسلیم کرنے کی جانب ایک خوش کُن پیش رفت کی حیثیت رکھتی ہے کہ سب سے پہلی الہامی زبان جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو سکھائی عربی ہے جس سے دنیا کی دوسری تمام زبانیں نکلی ہیں۔ امتدادِ زمانہ اور دیگر ارضی و سماوی اثرات کے نتیجہ میں جس طرح مختلف اقوام کے انسانوں کی شکلیں، رنگ، روپ اور چہرے مہرے بدل گئے اسی طرح مختلف تغیرات و موثرات کے نتیجہ میں زبانوں میں باہمی فرق اور بُعد رونما ہوتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ آج بادی النظر میں وہ سب ایک دوسرے سے بہت مختلف دکھائی دیتی ہیں۔ ورنہ فی الاصل دنیا کی تمام زبانیں عربی کی ہی محرف و مبدّل اور مسخ شدہ شکلیں ہیں۔ باقی صفحہ ۸ پر

"آپ عزّت و عظمت سے وطن لوٹ کے آئیں"

اے میرے محبوب، میری جان، میرے پیارے،
ہم لوگ تو زندہ ہیں خدا کے ہی سہارے
مولا سے صبح و شام دعا کرتے ہیں سارے
ہم پر بھی کبھی ڈالے محبت کی نگاہیں
"آ آ کہ تیری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں
آ آ کہ تجھے سینہ سے ہم اپنے لگائیں"

آنکھوں سے ہیں گر دور، وہ دل میں ہیں موجود
وعدہ ہے خدا کا کہ گھڑی آئے گی موعود
وہ ہے میرا معبود وہی ہے میرا مقصود
اک روز امڈ آئیں گی رحمت کی گھٹائیں
"آ آ کہ تیری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں
آ آ کہ تجھے سینہ سے ہم اپنے لگائیں"

گو دیر ہے اندھیر نہیں ہم کو یقیں ہے
وعدہ ہے خدا کا کہ ہمیں فتح مبیں ہے
قادر ہے تو مشکل تو کوئی تجھ کو نہیں ہے
کر فضل و کرم ایسے کہ وہ جلوہ دکھائیں
"آ آ کہ تیری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں
آ آ کہ تجھے سینہ سے ہم اپنے لگائیں"

دشمن کے ہر اک شر سے خدا تجھ کو بچائے
ہر آن حفاظت کرے دکھ درد مٹائے
ناکامی و مایوسی عدو کو وہ دکھائے
آپ عزت و عظمت سے وطن لوٹ کے آئیں
"آ آ کہ تیری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں
آ آ کہ تجھے سینہ سے ہم اپنے لگائیں"

کرتا ہے خلیق عرض تیرے در پہ خدایا
ہر دور میں ہر دکھ سے ہمیں تو نے بچایا
اور دشمنِ دیں کو ہے سدا نیچا دکھایا
اب ہم پہ کبھی چھائیں نہ ظلمت کی گھٹائیں
"آ آ کہ تیری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں
آ آ کہ تجھے سینہ سے ہم اپنے لگائیں"

(خلیق بن فائق بٹ گورداسپوری)

خطبہ جمعہ

اگلی صدی میں جماعت احمدیہ ترقی کے ایک بالکل نئے دور میں داخل ہونے والی ہے

لہٰذا ابھی سے وہ بچے دین کی راہ میں پیش کریں جو وقف کی قرآنی مثالوں پر پورے اُترنے والے ہوں

پورے انہماک اور پورے خلوص کے ساتھ کوشش کریں کہ آپ کی قربانیاں قبولیت کا درجہ پا جائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۰ جولائی (وفا) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ بمقام مسجد فضل لندن

محترم عبدالحمید غازی صاحب ۱۶ گرین ہال روڈ لندن کا مرتب کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتاً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے سورہ سبا کی درج ذیل آیات کریمہ تلاوت کیں :-

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا
بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا
وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ○ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○
وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى
اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ
الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ○
وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ
مُحْضَرُوْنَ ○ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ
یُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ○

(سبا: ۳۵ تا ۴۰)

اور پھر فرمایا کہ ان کا ترجمہ یہ ہے :-
جب بھی ہم کوئی نذیر، ڈرانے والا کسی بستی یا کسی قوم کی طرف بھیجتے ہیں تو ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ اُن میں سے جو خوشحال لوگ ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ جس چیز کو بھی تم لیکے آئے ہو، ہم اُس کا انکار کرتے ہیں جس چیز کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو، خدا نے جو بھی پیغام دیا ہے قطع نظر اس کے کہ وہ کیا پیغام ہے، ہم اُس کا انکار کرتے ہیں اور ساتھ وہ یہ کہتے ہیں۔
نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ...... ہم تم سے اموال میں بھی زیادہ ہیں اور اولاد میں بھی زیادہ ہیں۔ یعنی مالی لحاظ سے بھی تم پر فوقیت رکھتے ہیں اور عددی قوت کے لحاظ سے بھی تم پر فوقیت رکھتے ہیں... وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ اور ہم عذاب نہیں دیئے جائیں گے۔

تین نفسیاتی حالتیں

ان کی بیان کی گئیں۔ جن کی بنا پر وہ انکار کرتے ہیں۔ اور اس مضمون کو ساری تاثبوت

کی تاریخ پر پھیلا دیا گیا۔ کہ جب بھی خدا کی طرف سے کہیں بھی کوئی بھی ڈرانے والا آیا ہے اُس کے ساتھ یہ سلوک ضرور ہوا ہے۔ یہاں اختلافِ عقائد کی بحث نہیں اٹھائی گئی۔ یہ گفتگو ہو رہی ہے کہ کیوں انکار کیا جاتا ہے؟ انکار کے نفسیاتی پہلو کو نمایاں فرمایا گیا ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انکار کی بنیادی وجہ تکبر ہے۔ اور تکبر دنیا کے لحاظ سے بھی ہے اور آخرت کے لحاظ سے بھی ہے۔ انسان پر بھی بڑے بول بولے جاتے ہیں اور خدا پر بھی بڑے بول بولے جاتے ہیں۔ انسان پر تکبر کی یہ مثال ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہم مال میں بڑے ہیں اور تعداد میں زیادہ ہیں۔ اس لئے چھوٹے سے گھٹیا لوگ جن کو نہ مالی برتری حاصل ہے اور نہ عددی، ان کا حق کیا ہے کہ ہم ان کے سامنے گردنیں جھکائیں یا ان کی باتیں ماننے لگ جائیں۔ اور خدا پر بھی دو طرح کے تکبر ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ جس چیز کے ساتھ بھی تمہیں بھیجا گیا ہے ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔ یعنی یہ بحث نہیں اٹھاتے کہ کیا چیز ہے جو انکار کے لائق ہے۔ اچھی باتوں کا بھی انکار کرتے ہیں، بُری باتوں کا بھی انکار کرتے ہیں۔ یعنی نہ اُس کی پرواہ ہے جس کو بھیجا گیا ہے اور نہ اُسکی پرواہ ہے جس نے بھیجا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ مرنے کے بعد جو معاملہ ہوگا اُس کو بھی ہم جانتے ہیں۔ کہ جہاں تک ہماری عظمت کا تعلق ہے یہ ظاہر و باہر ہے ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ بھی عذاب نہیں دیا کرتا۔ اور قیامت کے عذاب سے بھی تم ہمیں نہ ڈراؤ۔ ہم یہاں بھی بڑے لوگ ہیں وہاں بھی بڑے لوگ شمار ہوں گے۔ دونوں پہلو تکبر رکھتے ہیں۔ ایک بندے پر تکبر، ایک خدا پر تکبر۔ بنیادی طور پر اس آیت میں

تکبر کے ضمن میں تین باتیں

بیان ہوئیں۔ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ○ مال میں زیادہ ہیں، اولاد میں زیادہ ہیں۔ اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ ان تینوں باتوں کا جواب ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہے جن کی میں نے بعد ازاں تلاوت کی۔ پہلے تو یہ فرمایا۔ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ قرآن سے کہہ دے کہ

"خدا کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے"

——— (تقریر ۲۵ دسمبر ۱۸۹۷ء) ———

پیشکش :- گلوب ربر ہیلو ٹیکچررس ۱۰ ب رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

فون 27-0441
گرام :- "GLOBEXPORT"

یقیناً میرا رب ہی ہے جو رزق کو کشادہ فرماتا ہے اور جس کے لئے چاہے اُس کے لئے رزق کشادہ کر دیتا ہے۔ وَیَقْدِرُ .. اور وہ کم کرنا بھی جانتا ہے جس کے لئے چاہے وہ رزق تنگ بھی کر سکتا ہے۔ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ لیکن افسوس کہ اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے

یہاں جو آیت کا دوسرا حصہ ہے یعنی آخری حصہ اکثر الناس لا یعلمون .... یہ قابل توجہ ہے چونکہ جو لوگ مذہبی مقابلے کرتے ہیں ان میں سے بعض اوقات ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہوتی ہے جو اصولاً اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ رزق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو بڑھا دے چاہے تو کم کر دے۔ اُس کے باوجود جو یہ فرمایا گیا ..... اکثر الناس لا یعلمون اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مضمون سے غفلت کی حالت میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ نظریئے کے لحاظ سے ہر ایک کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں رزق کو بڑھانا بھی ہے اور رزق کو کم کرنا بھی ہے۔ لیکن وہ لوگ جن پر رزق کشادہ کر دیا جائے، رزق کی راہیں کھول دی جائیں اُن کے اوپر تکبر کی ایسی حالت طاری ہو جاتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے رزق ہمارا ساتھ دے گا۔ اور آئندہ ہم پر کبھی بُرا زمانہ نہیں آئے گا۔ چنانچہ لا یعلمون سے مراد یہ ہے ”عملاً“ بیداری فکری کے ساتھ اس کا شعور نہیں رکھتے۔ اگر شعور رکھتے تو جس کو خدا تعالیٰ نے رزق میں وسعت عطا فرمائی ہے۔ اُس کو کبھی بھی اس بارے میں امن نصیب نہیں ہو سکتا ہمیشہ اس کے دل میں ایک عجز کا پہلو رہے گا۔ تکبر کا پہلو غالب نہ رہے گا۔ اس کی سوچوں میں اُس کی فکروں میں اُس کے طرز عمل میں وہ یہ احساس رکھے گا اللہ تعالیٰ نے مجھے رزق عطا فرمایا ہے اور جب چاہے اس رزق کو واپس لے سکتا ہے میرا ذاتی کمال کوئی نہیں۔ میری ہوشیاریوں کے نتیجہ میں مجھے رزق نہیں ملا بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے نتیجے میں اس کے اندر عجز پیدا ہوتا ہے۔

پس

عجز کا فقدان

ثابت کرتا ہے کہ اس بات کا کسی کو علم نہیں۔ چنانچہ اُس کا قطعی اور طبعی نتیجہ نکالا گیا ہے۔ ایک شخص جس کو احساس ہو کہ مجھے سب کچھ خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجے میں عطا ہوا ہے۔ اُس میں تکبر پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ چونکہ اُن کی باتوں میں تکبر ہے اس لئے اس کا نتیجہ یہ ہے ..... اِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ وہ اس بات سے بے خبر ہیں۔ اُن کو پتہ ہی نہیں کہ اصل میں مسبب الاسباب کون ہے۔ اور عطا کرنے والا کون ہے۔ اور پھر یہ فرما کر ... وَیَقْدِرُ ... تنبیہ بھی فرما دی۔ گویا اس کی تو خوب اچھی طرح بے خبر ہیں کہ خدا نے اُنہیں عطا کیا تھا۔ اس بات سے بھی بے خبر ہیں کہ وہ لینا بھی جانتا ہے۔ وہ جب چاہے جس قوم کے متعلق فیصلہ کرے اُس کے رزق کی راہیں یا وہ تنگ کر دیتا ہے یا بند کر دیتا ہے۔ چنانچہ ان کے اسی تکبر کا جواب ہے اور تنبیہ ہے کہ آئندہ تمہارے ساتھ یہ ہونے والا ہے۔ جہاں تک رزق کے متعلق تمہارے تکبر کا تعلق ہے۔ آئندہ وقت آئے گا کہ جن کو تم دینے سے کم سمجھتے ہو خدا تعالیٰ اُن کے رزق میں برکت ڈالے گا۔ اور جس رزق کی بناء پر تم تکبر اختیار کر رہے ہو وہ تمہارے سے چھین لیا جائے گا۔

پھر فرمایا:۔

وَمَآ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُکُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا۔ اور وہ مال اور وہ اولادیں جن کے ذریعہ بالتی تقربکم عندنا زلفیٰ ... جو تمہیں ہمارے نزدیک ایک قرب کا مقام عطا کر سکتی ہیں، یہ قریب کا مقام نہیں عطا کریں گی۔ کیوں؟ اسکی وجہ بیان فرمائی گئی ہے۔ یعنی ایسے اموال اور ایسی اولادیں جو اندرونی طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ صلاحیت رکھتی ہیں کہ کسی کو اللہ کا قرب عطا کر دیں تمہیں یہ قرب عطا نہیں کریں گی۔ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ..... سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائیں اور عمل صالح اختیار کریں ... فَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ ... یہی وہ لوگ ہیں جن کو دوہرا دوہرا اجر کا ثواب ملے گا۔ بڑھا چڑھا کر خدا ان کو عطا فرمائے گا ..... بِمَا عَمِلُوْا وَھُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ۔ اس وجہ سے کہ جو نیک اعمال وہ بجا لاتے رہے۔ وَھُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ اور وہ بالاخانوں میں نہایت ہی امن کے مقام پر فائز کئے جائیں گے۔

وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ .... یہ دو باتیں جو اُن کی طرف سے کی گئی تھیں اُن کا جواب تو آ گیا۔ ہمارے اموال زیادہ ہیں، ہماری اولاد زیادہ ہے۔ اُن کا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ یہ بیان فرما دیا گیا۔ اور جہاں تک وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ کا دعویٰ تھا اُن کا جواب اس آیت میں ہے وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِکَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ وہ لوگ جو ہماری آیات کو ناکام بنانے کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں ہر وقت مصروف ہیں کہ کسی طرح خدا تعالیٰ کی آیات کو ناکام بنا دیں، اُن کے متعلق تو قطعی بات ہے کہ وہ ضرور عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔ یہ جو آخری حصہ ہے اس میں ساری قوم کے ساتھ عذاب کا وعدہ نہیں ہے۔ یہ بہت ہی دلچسپ مضمون ہے۔ لیکن اس کے متعلق میں بعد میں بیان کروں گا۔ پہلے میں کچھ تھوڑی دیر کے لئے واپس اُن آیات کی طرف لوٹتا ہوں جن کا ترجمہ میں نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ تمام مذہبی تاریخ میں ہمیشہ ہر قوم کی

خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوؤں کی مخالفت کرنا

ذہنی نفسیاتی بیماری کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ تکبر کو تبھی خدا تعالیٰ نے سب سے زیادہ ذلیل اور قابل نفرت بدی قرار دیا ہے۔ شیطانیت کی رُوح تکبر بیان فرمائی گئی۔ قرآن کریم میں سب سے پہلا واقعہ جو نصیحت کے طور پہ ہمارے سامنے پیش فرمایا گیا ہے وہ ابلیس کا واقعہ ہے کہ کس طرح وہ ہمیشہ کے لئے مردود ہو گیا۔ اور خدا کے قرب کی تمام راہیں اُس پر بند کر دی گئیں اور بظاہر اتنی بڑی سزا کے لئے جو اس کا جرم ہے وہ چھوٹا سا دکھائی دیتا ہے۔ اُس نے اتنا کہا تھا کہ میں نے آدم کو سجدہ نہیں کرنا۔ میں تجھے کروں گا۔ تیرا مطیع ہوں، تو آقا ہے۔ اس سے تو میں انکار ہی نہیں کرتا۔ لیکن یہ حقیر سی مٹی سے بنایا ہوا وجود، مجھ پر کیسے فضیلت پا گیا۔ مجھے تو نے زیادہ طاقت کے مادے سے پیدا کیا ہے۔ زیادہ پرجلال مادے سے پیدا کیا ہے۔ اور میں جلا دینے کی طاقت رکھتا ہوں۔ یہ حقیر سی گیلی مٹی میرے سامنے کیا حقیقت رکھتی ہے۔ تو چونکہ اس کے مادے اور اس کی سرشت میں ہی کمزوری پائی جاتی ہے اس لئے غالب چیز کو ایک کمزور سی چیز کے سامنے نہیں جھکنا چاہیئے۔ یہ اُس کا اعتراض تھا۔ اور اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو ہمیشہ کے لئے مردود ہو گیا۔ وجہ یہ ہے کہ پہلا گناہ ہی تکبر کا گناہ تھا اور تکبر بظاہر مخلوق کے ساتھ تھا۔ لیکن فی الحقیقت پیدا کرنے والے کے مقابل پر وہ تکبر تھا۔ پیدا کرنے والے سے حق چھینا جا رہا تھا کہ وہ جسے چاہے مطاع بنا دے، جسے چاہے مطیع بنا دے اور ہر حق خدا ہی کا حق ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے اس موقف کو تسلیم نہیں فرمایا

یہ وہ بنیادی نکتہ ہے

جسے نہ سمجھنے کے نتیجے میں بے انتہا انتظامی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ اور تمام دنیا میں ہر طرف بہت سے فسادات اس نکتے کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں آپ کو پیدا ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جماعتی معاملات میں میں نے بسا اوقات اس بات کا مشاہدہ کیا ہے۔ بعض لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مطیع ہیں، ہم واقف زندگی ہیں، ہم ہر طرح کی قربانی کے لئے، اطاعت کے لئے تیار ہیں لیکن جب اُن کو کسی ایسے آدمی کا مطیع بنایا جائے جس کو وہ اپنی نظر میں، اپنے سے چھوٹا سمجھتے ہوں، یہ دیکھتے ہوں کہ یہ ہم پر حکومت کرنے کے لائق نہیں ہے۔ ہم اس پر حکومت کرنے کے لائق ہیں، اُن کی وقف کی روح تباہ ہو جاتی ہے، وہیں ان کی اطاعت کی روح ختم ہو جاتی ہے۔ اور وہ یہ سوال اٹھانے لگ جاتے ہیں کہ اس کے سامنے ہم کیوں سر جھکائیں۔ یہ معمولی آدمی ہے، یہ تو چھوٹا آدمی ہے۔ اُس کی ہر

بات پھر تکلیف دیتی ہے۔ جس کو وہ اپنے سے بڑا سمجھتے ہیں وہ اُن سے بد سلوکی بھی کرے گا۔ گالیاں بھی دے لے گا۔ ڈانٹ ڈپٹ کرے گا وہ اپنے دل میں اتنی تکلیف محسوس نہیں کرتے جس کو اپنے سے چھوٹا سمجھتے ہیں خواہ اُس کو ان کا مطاع بنا بھی دیا گیا ہو اُس کی ادنیٰ سی بات پر بھڑک اٹھتے ہیں کہ اُس نے ہماری بے عزتی کی۔ یہ تو اس لائق نہیں ہے کہ ہم اس کی اطاعت کریں۔ اندرونی بیماری وہی ہے جو پہلے دن کی شیطان کی بیماری تھی جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اس نیکی اور بدی کی جنگ کے آغاز کا اعلان کیا۔ فرمایا: تکبر کے نتیجے میں اس حکمت کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں، جو شخص مقرر کرتا ہے، اس کو دیکھا جائیگا نہ کہ یہ دیکھا جائے گا کہ کس کو مقرر کیا گیا ہے۔ اگر تم اُس کو دیکھو گے جسنے مقرر کیا ہے تو تم ہمیشہ عجز کے سامنے، ہر اُس چیز کے سامنے سر جھکا دو گے جسے مقرر کیا گیا ہے۔ اگر تم یہ دیکھو گے کہ کس کو مقرر کیا گیا ہے تو پھر تو نفس کے ہزار دھوکے ہیں۔ ہزار مواقع پر تمہیں یہ خیال پیدا ہو گا کہ میں اس لحاظ سے بہتر ہوں، اس لحاظ سے بہتر ہوں، اور تمہاری اطاعت بیسوں یا سینکڑوں یا ہزاروں جگہ مجروح ہوتی چلی جائے گی۔ تو تکبر کا جو مضمون ہے اُس پر آپ غور کر کے دیکھ لیں جہاں خدا تعالیٰ کے سامنے شیطان نے تکبر کا اظہار فرمایا وہاں براہ راست نہیں تھا۔ بالواسطہ تھا۔ اور نبوت کے متعلق بھی تکبر پھر ہمیشہ بالواسطہ ہی رہا ہے۔ وہ لوگ جن کو خدا نے بھیجا ہے وہ چھوٹے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ کم تر دکھائی دیتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ہمیشہ انسان دھوکا کھاتا چلا آیا ہے۔ آج بھی اس لئے دھوکا کھا رہا ہے۔ کہ جن کو خدا نے چنا ہے یہ تھوڑے سے لوگ ہیں۔ معمولی نظر آنے والے، تعداد میں بھی تھوڑے، طاقت اور اموال میں بھی تھوڑے۔ ہم کیسے ان کے سامنے سر تسلیم خم کر سکتے ہیں؟ وَمَا اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا... میں جو طرز بیان اختیار فرمائی گئی ہے، عربی گرامر کے لحاظ سے یہ عام دستور سے ہٹ کر ہے اور جہاں بھی آپ کو عام دستور سے ہٹی ہوئی طرز دکھائی دے گی وہاں یقین کریں کہ

ایک سے زیادہ معانی پیدا کرنے کی خاطر

ایسا فرمایا گیا ہے۔ اور اس جگہ بھی یہی طریق ہے۔ ورنہ عربی گرامر کے عام طریق کے مطابق یہ ہونا چاہیئے تھا۔ وَمَا اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ اَلَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓی... کیونکہ فاعل اموالکم و اولادکم ہیں۔ وہ تمہیں ہمارے قریب کرتے ہیں، اس میں "اَلَّتِیْ" سے پہلے "بِ" کی بظاہر گنجائش نظر نہیں آتی لیکن گنجائش پیدا کی جا سکتی ہے۔ اور قادر الکلام اس رنگ میں اس طریق کو اختیار کرسکتا ہے کہ بجائے اس کے کہ زبان کے قواعد کی مخالفت ہو، طرز بیان ایسی بن جائے کہ اُس میں نیا مضمون داخل ہو جائے۔ اس پہلو سے میں نے نمایاں طور پر یہ بات اس لئے بیان کی ہے کہ قرآن کریم میں جہاں بھی آپ عام طرز سے ذرا ہٹ کر بات کو بیان ہوتا ہوا دیکھیں گے اور جہاں بظاہر ایک اشکال پیدا ہو گا۔ یقین جانیں کہ وہاں ضرور کوئی خزانہ مدفون ہے۔ حکمتوں کا کوئی خزانہ، معانی کا کوئی گنجینہ وہاں ضرور دفن ہو گا۔ یہ آیت بھی فی الحقیقت دو معانی رکھتی ہے۔ اور انہی دو معانی کا مضمون آگے اس طرح چلتا چلا جا رہا ہے۔ ایک معنی اس کا یہ بنے گا۔ وَمَا اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓی۔ اس کے بعد "اِلَّا" سے پہلے کچھ مضمون حذف ماننا پڑے گا۔ "تمہارے اموال، تمہاری اولادیں جو تمہارے نزدیک تمہیں اللہ تعالیٰ کے قریب کرتے ہیں، ہرگز ایسا نہیں، وہ کافی نہیں ہیں!" یہ مضمون اس میں حذف ماننا پڑے گا۔ "اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا" ہاں اگر وہ لوگ جو اموال رکھتے ہیں اور اولادیں رکھتے ہیں، وہ ایمان لانے والے ہوں اور عمل صالح کرنے والے ہوں تو اس صورت میں اموال بھی اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بن سکتے ہیں اور اولادیں بھی خدا تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔

دوسرا معنی یہ ہو گا کہ مَنْ اٰمَنَ میں اولاد شامل ہو جائے اور یہ معنی ہو گا کہ "اگرچہ اموال اور اولاد براہ راست اپنی ذات میں خدا کے نزدیک کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ یہ کافی نہیں ہیں تمہیں خدا کے قریب کرنے کے سوائے اس کے کہ اولادیں ایسی ہوں جو تمہاری طرح ایمان لانے والی ہوں اور عمل صالح اختیار کرنے والی ہوں۔ پھر ان اولادوں کی خدا کے حضور قیمت بن جاتی ہے۔ اور وہ اولادیں ضرور تمہیں خدا کے قریب کر سکتی ہیں۔

یہ دونوں معانی گویا دو منزلیں ہیں مضامین کی۔

جو اس مضمون کو ایک نسل تک محدود نہیں رہنے دیتیں، اگلی نسل تک پھیلا دیتی ہیں۔ چنانچہ اس کے جواب میں بھی خدا تعالیٰ نے دو ہی منزلیں بیان فرمائی ہیں... فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ اُن کے لئے دہرا، تہرا اجر ہے بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ یہ بالا خانوں والے لوگ ہیں، دو منزلہ مکانوں میں رہنے والے۔ یہاں دو منزلہ جو اجر ہے۔ اس سے دراصل دو نسلوں کی مسلسل نیکی کی طرف اشارہ ہے۔ ماں باپ بھی نیک ہوں اور خدا کی راہ میں اموال خرچ کرنے والے ہوں۔ اور اولادیں پیش کرنے والے ہوں۔ اموال تو اُن کی نیکی کی وجہ سے قبول ہو جائیں گے لیکن اولادیں اس طرح قبول نہیں ہوں گی۔ جب تک اولادیں خود بھی۔ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا... وہ خود ایمان لانے والی بنیں اور عمل صالحہ کرنے والی بنیں تو اوپر تلے دو نسلیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف ہو جائیں گی۔ پھر ایسی اولادوں کا اجر اُن ماں باپ کو بھی ملے گا جو وقف کی نیت رکھتے تھے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنا چاہتے تھے۔ یہ اولادیں ضرور اُن کے لئے بھی خدا کے قرب کا ذریعہ بن جائیں گی۔ خدا کے پیار کے حصول کا ذریعہ بن جائیں گی۔ لیکن وہ خود اگر بالارادہ اس میں شامل نہ ہوں اپنے نیک اعمال کے ذریعے اپنے دعاوی کو سچا نہ کر دکھائیں تو پھر ان کا اجر اُن کے ماں باپ کو نہیں مل سکتا اسی طرح ماں باپ کو، اگر وہ عمل صالح نہ کرنے والے ہوں، ایمان نہ لانے والے ہوں، اُن کو نہ اموال کا کوئی اجر مل سکتا ہے نہ اولاد کا کوئی اجر مل سکتا ہے۔ یہ دو مضمون ہیں جو اکٹھے اس آیت میں بیان فرما دیئے گئے۔ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ کا مضمون بیان فرما کے دوہری شان بیان کی گئی ہے ایسے لوگوں کی

اسی کے پیش نظر میں نے یہ تحریک کی تھی

کہ آئندہ صدی کے لئے جماعت جہاں اموال کثرت کے ساتھ پیش کر رہی ہے اس میں تو شک ہی نہیں، اتنی حیرت انگیز مالی قربانی کی روح جماعت میں پیدا ہو چکی ہے کہ بسا اوقات مجھے تحریک کی ضرورت ہی نہیں پڑتی، اسی لئے میں نے اب زیادہ ذکر کرنا چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ مجھے یہ خطرہ رہتا ہے کہ کہیں کچھ لوگ توفیق سے زیادہ نہ تکلیف اٹھا جائیں۔ جو کام کرنے ہوتے ہیں، اُن کے لئے خدا کے نزدیک جتنے روپے کی ضرورت ہے وہ کثرت سے آ جاتا ہے۔ ایک بھی کام گزشتہ چند سالوں کے اندر جب سے مجھے خدا تعالیٰ نے خلافت پر فائز فرمایا ہے۔ ایسا نہیں جو مالی کمی کی وجہ سے جو رُک گیا ہو۔ ذہن میں ایک نئی سکیم آتی ہے، میں پیش کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ اُس کے لئے رقمیں بھجوانی شروع کر دیتا ہے۔ بعض دفعہ اعلان سے پہلے ہی خود بخود آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ پہلے میرے ذہن میں یہ تھا اور اس کے لئے میں نے نقشے بھی بنوانے شروع کئے تھے۔ اگلی صدی سے پہلے ہم دار الیتامیٰ بھی بنا لیں چونکہ قرآن کریم میں یتیموں کے بہت حقوق بیان ہوئے ہیں اور تحریک میں نے کوئی نہیں کی لیکن ایک صاحب کا مجھے خط آگیا کہ میری خواہش یہ ہے کہ کم سے کم چالیس لاکھ روپیہ دار الیتامیٰ کے لئے پیش کروں۔ اس لئے میں یہ رقم آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ جو چاہے بنوائیں یہ آپ کی مرضی ہے۔ یہ جماعتی معاملہ ہے، جماعت جس طرح چاہے پسند کرے بنا دے۔ لیکن یہ میری خواہش ہے کہ یہ رقم دار الیتامیٰ کے لئے استعمال ہو۔ اور اس کے علاوہ بھی کئی ایسی رقمیں آنی شروع ہو گئیں جس میں اسی قسم کا اظہار تھا۔ ابھی یورپ سے ہی ایک احمدی خاتون نے یہ خواہش ظاہر کی کہ مجھے یتیموں اور بچوں پر خرچ کرنے کی اتنی محبت ہے اور یہ رقم ہے جو میں آپ کو پیش کرتی ہوں۔ آپ جس طرح چاہیں اسے خرچ کریں۔ تو بسا اوقات

تحریک کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔ اس کثرت سے جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ، مالی قربانی میں آگے بڑھ گئی ہے کہ از خود اچھل رہا ہے۔ جس طرح ماں کی چھاتیوں سے بچے کے لئے دودھ اچھلتا ہے اسی طرح اللہ کے دین کے کاموں کے لئے خدا تعالیٰ نے جماعت کی چھاتیوں میں دودھ اتار دیا ہے۔ اچھل اچھل کے باہر نکلتا ہے۔

جہاں تک اولادوں کے وقف کا تعلق ہے

اس ضمن میں ابھی اُس شان کی قربانی پیش نہیں ہوتی تھی۔ کیونکہ مختلف اوقات میں جب وقف پر زور دیا جاتا رہا تو جماعت وقف کے لئے اپنے جگر گوشے پیش کرتی رہی ہے۔ لیکن درمیان میں، لمبا اوقات لمبے عرصے پڑ گئے۔ لمبے وقفے حائل ہو گئے کہ جب خلیفہ وقت نے وقف کی طرف توجہ نہیں دلائی اس لئے جماعت بھی اس بارے میں خاموش ہو گئی۔ چنانچہ آئندہ کی ضرورتوں کے پیش نظر میں نے یہ تحریک کی کہ اپنے بچوں کو، اپنی آئندہ نسلوں کو وقف کرو۔ اگلی صدی میں ہمارے کام بہت کثرت سے پھیلنے والے ہیں۔ اُن کے اندازے ابھی سے کچھ لگنے شروع ہو گئے ہیں۔ بالکل نئے نئے ممالک کی فتح کے سامان اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ نئی نئی قوموں میں جماعت کو داخل کر رہا ہے اور خود بخود ہو رہا ہے۔ ہماری کوششوں سے بعض دفعہ تعلق نظر آتا ہے۔ بعض دفعہ کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ افریقہ کے ایک ملک میں جہاں خیال تھا کہ وہاں بھی ہم جماعت کا پودا لگائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ، وہ ملک ابھی تک اس پہلو سے محروم تھا، اُس کا ایک سیاح باہر نکلا، سپین گیا، وہاں مسجد دیکھی اور بیعت کر کے واپس چلا گیا۔ اور اب اُس کا خط آیا ہے کہ اب ہماری تربیت کا کچھ بندوبست کرو۔ اب تک سو سے زائد احمدی بنا چکا ہوں۔ اور سارے چندہ بھی دے رہے ہیں اور مسجد کے لئے زمین بھی پیش کر دی ہے یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ سب کچھ ہم خود ہی بنائیں گے۔ یعنی کسی اور سے ہم مدد نہیں مانگیں گے اور جماعت پر کوئی بوجھ نہیں ہوگا۔ لیکن آخر ہم نئے نئے احمدی ہوئے ہیں اور ہمیں دینی تربیت کے لئے کوئی آدمی چاہئے۔ آپ ہمارے لئے کچھ فکر کریں، ایسا نہ ہو کہ ہم میں کوئی غلط باتیں رائج ہو جائیں، تو اس معاملے میں تو اس طرح کی کیفیت ہے جیسے چھت پھاڑ کر رزق ملتا ہے۔ اس میں جماعتی کوشش کا کوئی دخل نہیں ہے۔ لیکن بہت سے ایسے مقامات بھی ہیں جہاں بظاہر جماعتی کوشش کا دخل نظر آ رہا ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ

سبحان اللہ کی تقدیر خود پیدا کر رہی ہے

اس قسم کے واقعات نصیحت کے طور پر ہیں یہ بتانے کے لئے کہ کہیں تم اپنی کوششوں کی طرف، روحانی پھلوں کو منسوب کر کے متکبر نہ ہو جانا۔ یہ نہ سمجھ لینا کہ یہ تم نے کیا ہے۔ چونکہ تکبر کا مضمون بیان ہو رہا ہے اس لئے میں اس بات کو بھی کھول دینا چاہتا ہوں۔ کہ نئے نئے علاقوں میں جو جماعت پھیل رہی ہے بعض دفعہ نظر آتا ہے کہ گویا جماعت نے یہ ترکیب کی اور اُس کو یہ پھل لگ گیا۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ وہی ترکیبیں پہلے ہو چکی تھیں اور اُن کو کوئی پھل نہیں لگا تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سازگار ہوا چلائی جا رہی ہے۔ کچھ پھل ہیں جو پکائے جا رہے ہیں اسی لئے کہ جماعت ترقی کے بالکل نئے دور میں داخل ہونے والی ہے۔

بہت ہی عظیم الشان ترقیات آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔ اُن کے لئے اللہ تعالیٰ آپ کو تیار فرما رہا ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ اگلی صدی میں لکھوکھہا واقفین زندگی کی ضرورت پڑے گی۔ اسی لئے میں نے جماعت میں یہ تحریک کی تھی کہ ابھی سے اپنے بچے پیش کر دیں تاکہ پھر جب ہم صدی میں داخل ہوں تو خدا کے حضور پہلے ہی تیار ہو کر حاضر ہوں، اور جب بھی خدا کے حضور کوئی قربانی پیش کی جاتی ہے تو اُس کے لئے مصارف کا انتظام بھی اللہ تعالیٰ خود ہی فرما دیتا ہے۔ اگر لاکھ واقفین آپ پیش کریں گے تو یقین جانیں کہ لاکھ واقفین کے لئے تمام ضروری سامان خدا تعالیٰ خود مہیا فرمائے گا۔ مشنوں کے لئے جگہیں عطا کرے گا، تبلیغ کے لئے جتنی بھی ضرورتیں ہیں، وہ ضرورتیں پوری فرمائے گا۔ اُن کے اپنے لئے رزق کا انتظام فرمائے گا اور پھر اُسی نسبت سے، نئی نئی قوموں میں نئے نئے علاقوں میں، احمدیت اور اسلام کی طرف رجحان پیدا فرما دے گا۔ تو بعض دعائیں ہوتی ہیں زبان کی دعائیں، بعض دعائیں ہوتی ہیں عمل کی دعائیں۔

میرے ذہن میں ایک بات یہ بھی تھی کہ ہم عملاً خدا کے حضور دعا کے طور پر یہ بچے پیش کر دیں۔ کہ اے اللہ! تیرے حضور حاضر ہیں اب تو سنبھالے یہ تیرا کام ہے۔ اب یہ ہمارے نہیں رہے، یہ تیرے ہو گئے ہیں تو نے ان کو پالنا ہے۔ تو نے ان کے لئے سارے انتظامات فرمانے ہیں اور ان سے کام لینے کے انتظامات فرمانے ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جماعت بالعموم بہت اچھے طریق پر

اس آواز کا جواب

دے رہی ہے۔ اور بعض جگہ تو لطیفے بھی بن جاتے ہیں۔ بعض معمر لوگوں نے تو یہ درخواست کی کہ ہمیں دوسری شادی کی اجازت دی جائے کیونکہ ہماری پہلی بیوی اس لائق نہیں رہی کہ اُس سے بچہ پیدا ہو سکے۔ اس بہانے انہوں نے کہا کہ ہم اور شادی بھی لیں گے اور ساتھ ثواب بھی مل جائے گا اور بیویاں اب کس طرح انکار کریں گی۔ خلیفہ وقت نے تحریک کی ہوئی ہے اور خاوند کہتا ہے کہ میں مجبور ہوں۔ میں نے بچہ پیش کرنا ہے اب بے چاری بیوی کیا کہہ سکتی ہے!

اور واقعتاً احمدی عورتیں اتنی مخلص ہیں کہ بعض خود کہہ رہی ہیں کہ اس معاملے میں ہم تمہیں نہیں روکتیں۔ چنانچہ ان کے اجازت نامے بھی مجھے پہنچ جاتے ہیں۔ کہ اب وقت کی تحریک ہے، ہم اپنے خاوند کو اپنے جذبات کی بنا پر اس نیکی سے کیسے محروم کریں تو بڑے دلچسپ لطیفے ہیں۔ مگر بڑے پُر خلوص لطیفے ہیں۔ ان کے اندر قربانی کا گہرا جذبہ پایا جاتا ہے۔ اگر خاوند کی طرف سے نہیں تو بیوی کی طرف سے تو ضرور پایا جاتا ہے۔

تو جماعت اس رنگ میں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان بچوں کو پیش کر رہی ہے۔ لیکن ان آیات کو میں نے آج اس وجہ سے بھی منتخب کیا، کہ آپ کو یہ بتاؤں کہ بچے پیش کرنا کافی نہیں ہوگا۔ کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا اَمْوَالُکُمْ وَلَا اَوْلَادُکُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُکُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا۔ کہ جو تم مال پیش کرتے ہو اور جو اولادیں پیش کرتے ہو ہرگز یہ خیال نہ کرنا کہ فی ذاتہ ان کے ذریعے تم خدا کی رضا خرید سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے سودے کر سکتے ہو۔ اموال کے تو ہو سکتے ہیں اگر تم مخلص ہو۔ اور اولاد کے اس حد تک ہو سکتے ہیں کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پبلشرز:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

کہ تمہارا اخلاص قبول ہو جائے گا لیکن۔

اگلی نسل کا وقف اس بات پر منحصر ہے

کہ وہ خود بھی ایمان لانے والی ہو اور عمل صالح کرنے والی ہو۔ اگر وہ ایمان لے آئیں اور عمل صالح کریں تو پھر اُن کی ساری نیکیاں تمہارے درجات کی بلندی کا موجب بھی بنیں گی۔ پھر دو منزلہ اور کئی کئی منزلوں والے بالا خانے تمہیں عطا ہوں گے۔ لیکن اگر اگلی نسل تک تمہاری نیکی رُک گئی اور وہاں اُن میں داخل نہ ہو سکی یا وہ اُسے آگے آئندہ نسلوں تک پیغام کے طور پر جاری نہ کر سکے، تو پھر یہ معاملہ ختم ہو جائے گا۔ پھر بالا خانے کا مضمون پیدا نہیں ہوتا۔

پس جماعت کو اپنی اس اولاد کی تربیت کی طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔ بچپن سے ہی ان بچوں کے دلوں میں خدا کی محبت اس طرح بھر دیں اور اس خلوص کے ساتھ ان کے لئے دعائیں کریں کہ جو آپ کی کوتاہیاں ہیں ان کو نظر انداز فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اُن کے دلوں میں خدا کی محبت بھرنا شروع کر دیں۔ مائیں انکو اپنے دودھ میں اللہ کی محبت پلائیں اور بچپن سے یہ مختلف دکھائی دینے لگیں، یہ جو مضمون ہے مختلف دکھائی دینے والا، اس کا تعلق بھی ایک بچے کے وقف سے ہے۔ حضرت مریمؑ کو ان کی والدہ نے وقف فرمایا اور خدا کے سپرد کر دیا کہ اب تو جانے جو جو بچہ ہے کہ میں نے تو وقف کرنا تھا۔ لڑکا یا لڑکی عطا کرنا تیرا کام تھا۔ جو کچھ بھی ہے میں نے تیرے حضور پیش کر دیا۔ اور قرآن کریم فرماتا ہے کہ بچپن سے اُن کے حالات دوسرے بچوں سے مختلف تھے۔ اُن کے اندر بعض امتیازی شانیں تھیں جن کو حضرت ذکریاؑ نے محسوس فرمایا اور اُن امتیازی نشانات کو دیکھ کر اُن کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی اور جو دعا بن گئی کہ اے خدا مجھے بھی تو ایسی اولاد عطا فرما۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰؑ کی خوشخبری دی اور پھر اسی ماں کے پیٹ سے جو بچہ پیدا ہوا اُس کے بھی بچپن میں آثار دوسرے بچوں سے مختلف تھے۔ "فی المھد وکھلاً" وہ خدائی گفتگو کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا تھا۔

تو ان دونوں مثالوں میں ہمارے لئے سبق ہے۔ کہ بچپن ہی سے وقف کرنے والی اولاد کے دل میں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی محبت پیدا کرنی چاہیئے اور

صرف کوشش سے مطمئن نہیں ہونا چاہیئے

جب تک وہ آثار اُن میں ظاہر نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک اطمینان نہیں پکڑنا چاہیئے۔

پس ان کی تربیت کا جو دَور ہے اُس میں اللہ تعالیٰ ماں باپ کو زندگی عطا فرمائے کہ وہ خود محبت کے ساتھ ان وقف شدہ بچوں کی تربیت کر سکیں اس تربیت کے دور میں دعائیں بھی آپ کو کرنی ہوں گی ہر قسم کے ذرائع کو استعمال میں لانا ہوگا۔ یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں دن بدن اپنی اولاد کی طرف سے زیادہ ٹھنڈی ہوتی چلی جائیں گی۔ آئے دن آپ اِن کی طرف سے جنت کے نظارے دیکھیں گے کہ خدا تعالیٰ ان بچوں میں کس طرح اپنی محبت کے ساتھ ساتھ اپنے قرب کے نشان ظاہر فرماتا ہے اور جو بچے بچپن سے ہی خدا تعالیٰ سے محبت کرنے لگ جائیں ان کے لئے اعجازی نشان عطا ہونے میں دیر نہیں کی جاتی۔ یہ خیال نہ کریں کہ جب تک وہ بڑے نہ ہو جائیں، بالغ نہ ہو جائیں، اللہ تعالیٰ اُن سے کوئی اعجازی سلوک نہیں فرمایا کرتا۔ بچپن ہی سے ان کے اندر اعجازی طاقتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اُن کی دعائیں قبول ہونے لگ جاتی ہیں اُن کے خواہشات دعائیں بن جاتی ہیں اور ایسے بچے نمایاں ہو کر باقی بچوں سے ایک الگ وجود دکھائی دینے لگتے ہیں۔ ایسے وقف کریں جو قرآن کریم کی وقف کی مثالوں پر پورے اترنے والے ہوں۔ کہ اگلی صدیاں ناز کریں ان پر بھی اور آپ پر بھی جنہوں نے وقف کئے تھے کہ ہاں، ایسی ایسی مائیں تھیں جنہوں نے یہ لعل ہمارے لئے تحفۃً بھیجے تھے۔ ایسے باپ تھے جنہوں نے اس طرح دعاؤں کے ساتھ اور

اور گریہ وزاری کے ساتھ ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کا خیال رکھا تھا۔ اپنے جگر گوشے ہماری بھلائی کے لئے پیش کر دیئے تھے۔ یہ جب آپ کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ سے وعدہ کرتا ہے کہ آپ کو ان نیکیوں کے برابر اجر نہیں بلکہ دوہرا، تہرا، ہمیشہ بڑھتے رہنے والا اجر عطا ہوگا۔ اولاد آپ کی نیکیاں سکائی سکریپرز (SKY SCRAPERS) بننی شروع ہو جائیں گی۔ بالا خانے عطا ہوں گے۔ اس لئے کہ اگر پہلی نسل بھی نیکی پر قائم ہو جائے تو ایک منزلہ نیکی کی بجائے، دو منزلہ نیکی بن گئی۔ اور اگر نسلاً بعد نسلاً اسی طرح اُن کی اولاد اور پھر اُن کی اولاد اور پھر اُن کی اولاد، نیکیوں پر قائم ہوتی چلی جائے تو آپ کو تو سکائی سکریپرز بھی اس شان کے عطا ہوں گے کہ دنیا نے کبھی اس شان کے سکائی سکریپرز نہیں دیکھے۔ امریکہ کے بنائے ہوئے سکائی سکریپرز تو کوئی چودہ سو فٹ تک جا کر ختم ہو جاتا ہے کوئی پندرہ سو فٹ تک جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ جو بالا خانے ہیں یہ زمین سے اٹھتے ہیں۔ اور آسمان سے باتیں کرتے ہیں۔ اُن کی بلندیاں آسمان کے کنگروں کو چھوتی ہیں۔ اتنے عظیم الشان اجر ہیں اس نیکی کے جو اس آیت میں بیان کئے گئے ہیں کہ

میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں

کہ اگر وہ اس کے پیچھے تتبع کریں اور اس کی روح کو قائم کرتے ہوئے پورے انہماک اور پورے خلوص کے ساتھ یہ کوشش کریں کہ ان کی قربانیاں قبولیت کا درجہ پا جائیں۔ تو پھر اجر اتنا ہے کہ اُس کی کوئی انتہا نہیں۔ ایسی رفعتیں آپ کے لئے مقدر ہیں خدا کی طرف سے کہ کسی انسان کا تصور بھی اُن کو نہیں پہنچ سکتا۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

خطبہ ثانیہ

ابھی چند دن ہوئے انگلستان کی جماعت کو ایک بہت گہرا صدمہ اٹھانا پڑا

ہمارے ایک بہت ہی مخلص اور فدائی احمدی داؤد احمد صاحب گلزار

اچانک دل کی بیماری سے وفات پا گئے۔ یہ بھی اُن لوگوں میں سے تھے جو وقف کی روح رکھتے تھے اور بظاہر وقف نہیں تھے لیکن زندگی کا ہر حصہ ہر شعبہ ہر لمحہ ان کا وقف کی طرح گزرتا تھا۔ مسجد سے بے انتہا محبت، دین کے ہر کام میں آگے آگے میرے یہاں آنے پر جن لوگوں نے غیر معمولی ہاتھ بٹایا ہے، اُن میں یہ بھی ایک سر فہرست تھے۔ اس لئے ساری جماعت کا اور میرا یہ بڑا گہرا صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور جن بالا خانوں کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے وہ اِن کو بھی نصیب ہوں۔ اور ان کی اولاد میں بھی جن میں ابھی بھی میں نیکی کے بہت بڑے آثار دیکھ رہا ہوں۔ اِن کی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ انہی راہوں پر چلائے اور آگے نسلاً بعد نسلاً اِن کو مزید نیکیاں عطا فرماتا رہے۔ اِن کی نماز جنازہ تو ہو چکی ہے۔ اس لئے حاضر کے بعد غائب نماز جنازہ پڑھنے کا تو کوئی سوال نہیں ہے مگر سلسلے کے ایک اور مخلص کارکن ایسے ہیں جن کی آج نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ ہوگی وہ بھی ایک غیر معمولی مقام رکھنے والے واقف زندگی تھے۔

مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ

۲۹ جون ۱۹۸۷ء کو وفات پا گئے ہیں۔ مولوی عزیز الرحمٰن صاحب کی خصوصیت یہ ہے کہ اِن کے پیر تھے منور دین صاحب جن کے ذریعہ ان کو احمدیت نصیب ہوئی اور منور دین صاحب کا بہت اثر تھا منگلا علاقے میں چنانچہ اُن کے اثر کے نتیجے میں منگلا قوم میں رجحان پیدا ہوا۔ لیکن کچھ عرصہ احمدیت سے کھلم کھلا وابستہ رہنے کے باوجود یا اس کی تائید کرنے کے باوجود، دنیا کے دباؤ میں آکر وہ پیچھے ہٹنا شروع ہو گئے۔ اُن کا خیال تھا کہ اُن کا شاگرد رشید عزیز الرحمٰن بھی ان کے ساتھ ہی واپس چلا جائے گا یہ حقیقۃً شاگرد رشید تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو رُشد عطا فرمایا تھا۔ نہ صرف یہ کہ واپس نہیں گئے بلکہ بہت کھلم کھلا اُن کا مقابلہ کیا ہے، مناظروں میں اُن کو چیلنج دیئے۔ اُن کے اُن تمام اثرات کو مٹایا جو وہ بعد میں قوم میں پھر پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اور نیک

اثرات کو قائم رکھا۔ چنانچہ اس لحاظ سے یہ ہزاروں کی ہدایت کا موجب بنے ہیں۔ اور وقفِ زندگی بھی کیا پھر اُن کے تقاضوں کو نبھایا بھی۔ اس لئے یہ خاص مقام رکھنے والے خادمِ سلسلہ ہیں ان کی نمازِ جنازہ غائب ابھی جمعہ کے بعد ہوگی۔

اسی طرح بچپن میں، قادیان میں ہمارے ساتھ اکٹھے کھیلنے اور وقت گزارنے والے

کیپٹن عبد الحمید صاحب سیال

کے متعلق اُن کے صاحبزادہ طاہر احمد نے، جو آج کل کینیڈا میں ہیں، اطلاع دی ہے کہ یہ وفات پا گئے ہیں۔ اور انہوں نے خط میں بچپن کا ذکر کر کے کہ ہمارے والد ہمیشہ ہمیں آپ کے متعلق یہ بتایا کرتے تھے، اس لئے خاص طور پر انہوں نے میرے محبت کے جذبات کو اٹھایا ہے۔ بیدار کیا ہے کہ ان کے لئے خصوصیت سے دعا کروں۔ آپ بھی اس دعا میں شامل ہوں۔ اِن دونوں کی نمازِ جنازہ غائب جمعہ کی نماز کے معاً بعد ہوگی۔ ❊

جوبلی فنڈ کے وعدہ جات جلد ادا کرنے کا ارشاد

جملہ عہدیداران واحبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ:- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی دسمبر ۱۹۸۷ء تک مکمل ہو جانی ضروری ہے۔ اس ارشاد کے مطابق جماعتوں کو اجتماعی وانفرادی وعدہ جات اور ان کی وصولی و بقایا جات کی تفاصیل بھجواتے ہوئے اپنے ذمہ بقایا رقوم کی جلد از جلد سو فی صد ادائیگی کے لئے درخواست کی جا رہی ہے۔ اگر کسی جماعت یا فرد جماعت کے پاس یہ اطلاع نہ پہنچی ہو تو ان کی طرف سے اطلاع ملنے پر یہ تفصیل بھجوائی جا سکتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تازہ ارشاد میں بقایا وعدہ جات کی جلد ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جن افرادِ جماعت نے اپنی مالی حیثیت سے کم وعدہ کیا ہوا ہے وہ اضافہ کر کے اس کے مطابق سو فیصدی ادائیگی بھی کریں۔ اور جن افرادِ جماعت نے تا حال اس بابرکت تحریک میں حصہ نہیں لیا ہے یا اس تحریک کے آغاز کے بعد کسی وقت ان کے لئے کوئی ذریعہ روزگار پیدا ہوا ہے۔ عہدیداران جماعت ایسے افراد کو جوبلی فنڈ کی تحریک میں شامل کرنے کی تحریک کے ساتھ ان کے وعدہ جات کی سو فی صدی وصولی کے لئے بھی مؤثر رنگ میں کارروائی کریں۔ تاکہ ہم جوبلی فنڈ کے جشن کو اس کی شان کے مطابق منا سکیں۔ اور جشن کا سال آنے سے قبل جو تبلیغی۔ تربیتی اور اشاعتِ قرآن کریم کے عظیم الشان پروگرام زیرِ تکمیل ہیں ان کی بروقت تکمیل ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

بقیہ صفحہ ۲

حضور علیہ السلام کا یہ انعامی چیلنج آج بھی اپنی جگہ جوں کا توں قائم ہے اور گزشتہ قریباً ایک صدی میں اس کا جواب دینے کی کسی کو بھی توفیق نہیں ملی۔ اندریں حالات ہم پورے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب وہ وقت زیادہ دور نہیں جب دنیا بھر کے ماہرین لسانیات بالآخر مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے اس عظیم الشان اور بے نظیر علمی انکشاف کو کلی طور سے درست تسلیم کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اور دنیا بہت جلد اپنی آنکھوں سے مامورِ زمانہ کی اس پرشوکت آسمانی پیشگوئی کو کمال آب و تاب کے ساتھ پورا ہوتے ہوئے دیکھے گی کہ:-

"عربی زبان کا ام الالسنہ ہونا ایک ایسی جنگ ہے جس میں عنقریب اسلام کی فتح کے نقارے بجیں گے۔"

(تحریر رشید احمد انور)

عالمی فتنۂ دجل وتلبیس کے استیصال کے لئے

آفاقی سکیم

ایک ممتاز مفکرِ دین کی بصیرت افروز تصریحات

از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت۔ ربوہ

الحاج مولانا قاری محمد طیب صاحب مرحوم مہتمم دار العلوم دیوبند کا شمار اُن روشن خیال اور متین وفہیم علماء و فضلاء میں سے ہوتا ہے جنہوں نے عمر بھر مسند تعلیم وتدریس کو رونق بخشی اور آخر دم تک گلستانِ علم و حکمت کی آبیاری میں مصروف رہے۔

آپ کی یادگار تصانیف میں "تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام" کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ علامہ نے اس مشہور کتاب میں دجالِ اکبر کی ہولناکیوں کا ذکر فرمایا ہے اور اس کو نیست و نابود کرنے کے لئے خالق ارض وسماء کی آسمانی وآفاقی سکیم پر نہایت محققانہ انداز میں روشنی ڈالی ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال فیضان کا نہایت اہم پہلو ہمارے سامنے آتا ہے۔

مولانا صاحب نے اس پہلو کو ایک دوسرے رنگ میں اجاگر کرتے ہوئے دنیا بھر کے مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں کو دعوتِ فکر و عمل بھی دی ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:-

"اگر ہم دنیا کے سارے مسلم اور غیر مسلم افراد سے یہ امید رکھیں کہ وہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اس جامع وخاتم سیرت کے مقامات کو سامنے رکھ کر اس آخری دین کو اپنائیں اور اس کی قدر و عظمت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں تو یہ بے جا آرزو نہ ہوگی۔

(خاتم النبیین" صفحہ ناشر ادارہ عثمانیہ لاہور)

مولانا موصوف کی اس دلی خواہش کی تکمیل کے لئے "کتاب تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام" کا متعلقہ حصہ درج ذیل کیا جا رہا ہے

آنحضرت تمام کمالات نبوت کا منبع فیض ہیں

"جس طرح غیبی جہان یعنی ملائکہ کا مقابلہ شیاطین سے ہے ملائکہ مخزن صلاح ہیں اور شیاطین مخزن فساد اسی طرح اس محسوس جہاں میں انبیاء کا مقابلہ دجالوں سے ہے۔ انبیاء مخزن خیر و کمالات ہیں اور دجال مخزن شر و فسادات۔ پھر جس طرح ملائکہ و شیاطین میں ایک ایک فرد خاتم ہے جس پر اُس نوع کے تمام مراتب ختم ہو جاتے ہیں اور وہی اپنی نوع کے لئے مصدر فیض ہے۔ ملائکہ کے لئے جبریل علیہ السلام جن سے کمالات ملکیت ملائکہ کو تقسیم ہوتے ہیں اور شیاطین کے لئے ابلیس لعین جس سے تمام شیاطین کو فسادات شیطنت تقسیم ہوتے ہیں اسی طرح انبیاء و دجاجلہ میں بھی ایک ایک فرد خاتم ہے جو اپنے دائرہ میں مصدر فیض ہے انبیاء علیہم السلام میں وہ فرد کامل اور خاتم مطلق جو تمام کمالات نبوت کا منبع فیض ہے اور جس کے ذریعہ سارے ہی طبقہ انبیاء کو علوم و کمالات تقسیم ہوئے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ہر دجالوں میں وہ فردِ واحد جو تمام تلبیسات و مکائد اور شرور و مفاسد کا مخزن ہے اور سارے ہی طبقہ دجاجلہ کو جس کے باطن سے فیض دجل پہنچ رہا ہے "دجال اعظم" ہے پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام کمالات بشریہ کے خاتم ہیں اور دجال تمام شرور بشریہ کا خاتم ہے وہ دریائے روحانیت کے دُرِ شاہوار ہیں اور یہ میدان مادیت کا پیک ہلاک

دجال اعظم کا اصل مقابلہ ذاتِ بابرکات نبوی سے ہے

اسی طرح تقابل اور نسبت تضاد کو سامنے رکھ کر خیال ہوتا ہے کہ دجال اعظم کا اصل مقابلہ ذات بابرکات نبوی سے ہے کہ آپ تمام قرون دنیا کے خاتم کمالات ہیں اور وہ خاتم فسادات۔ آپ عبدیت مجسم ہیں اور وہ رعونت مجسم۔ آپ بفحوائے حدیث و محمد فرق بین الناس فارقِ حق و باطل ہیں وہ تلبیس افزائے حق و باطل ہے۔ آپ مہر نبوت سے سرفراز ہیں وہ مہر دجل و کفر سے ممتاز ہے۔ آپ بندگی محض کے مدعی ہیں وہ خدائی محض کا مدعی ہے۔ اس لئے اگر خاتم النبیین کے دور ..... میں ہمہ گیر کمالات کا ظہور ایک امر طبعی تھا تو اسی کے دور ..... میں ان کمالات کی اضداد اور ہمہ انواع فسادات کا شیوع بھی ایک امر طبعی

تھا تو اُسی کے دور ...... میدان کمالات کی اضداد اور ہمہ انواع فسادات کا شیوع بھی ایک امر طبعی تھا اور اس لئے خاتم الدجالین کو بھی جو خاتم فسادات ہے خاتم النبیین ہی کے دور ...... میں خروج کرنا چاہیئے تھا کہ اس کے مخفی دجل و فساد کا مقابلہ محض نبوت کی طاقت نہ کر سکتی جب تک کہ اُس کے ساتھ خاتمیت کی بے پناہ قوت نہ ہو۔ نیز خاتم کمالات کی پوری پوری عظمت و شان اور روحانی قوت بھی اُس وقت تک نہ کھل سکتی تھی جب تک کہ اُسی کے کمالات کی اضداد یعنی سارے ہی شرور و فسادات اپنے پورے کرّوفر کے ساتھ اپنی آخری شخصیت خاتم الدجالین کے ہاتھ پر ظاہر ہو کر بُری طرح شکست نہ کھا جائیں۔

دجّالِ اعظم کا ظہور زمانہ نبوی میں کیوں نہ ہوا؟

ہاں اگر مقابلہ کی اگر یہ صورت ہوتی کہ دجالِ اعظم کو حضور کے زمانہ خیر میں ظاہر کر کے شکست دلا دی جاتی تو ظاہر ہے کہ فتح و شکست کا یہ مظاہرہ ناقص رہ جاتا کیونکہ نہ فسادات دجّالی ہی سب کے سب بتدریج نمایاں ہو سکتے اور نہ کمالاتِ نبوی ہی سب کے سب کھل کر انہیں شکست دے سکتے۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ خیر کے ہر ہر پہلو کی طاقت اور شر کے ہر ہر پہلو کی کمزوری کھلے بغیر ہی مقابلہ ختم ہو جاتا اور دُنیا آخرت کے کنارے جا لگتی۔ حالانکہ خاتمیت سے مقصود تکمیل ہوتی ہے اور اسی لئے خاتم کو سب سے آخر میں لایا جاتا ہے مگر اسی صورت میں کسی پہلو کی بھی تکمیل نہ ہوتی اور خاتموں کا آنا عبث ہو جاتا۔ اس لئے دجالِ اعظم کو بھی قیامت تک موقعہ دیا گیا کہ وہ ہر ہر پہلو سے چھپ کر اور کھل کر فساد پھیلائے، بواسطہ اور بلا واسطہ اپنی دجالیت سے دُنیا میں تلبیس حق بالباطل کا جال پھیلائے تاکہ ایک دفعہ یہ ساری کی ساری شرور اپنی سطحی چمک دمک کے ساتھ ظاہر ہو جائیں اور اپنا فروغ دکھلا کر بے وزن قلوب کو اپنی طرف مائل کر سکیں۔ ادھر ختمِ نبوت کی طاقت کو بھی قیامت تک باقی رکھ کر موقعہ دیا گیا کہ وہ اپنی مخفی طاقتوں سے دجّالی کر و فر کے پرخچے اُڑاتی رہے اگر یہ دجل و فساد علومِ نبوی میں فتنہ شبہات کی ظلمت پیدا کرے تو یہ حقانی طاقت نورِ یقین سے اُسے شکست دے۔ اور اگر اعمال میں فتنہ شہوات کھڑا کرے تو صبر و تحمل کے نبوی اخلاق سے اُسے پسپا کر دے اگر تمدنی لائنوں میں فتنے برپا کرے تو سیاست نبوت آڑے آ کر اُنہیں ختم کر دے۔ غرض جس رنگ میں بھی دجل و فساد ظاہر ہو اُسی رنگ میں کمالاتِ نبوت اُس کو دفع کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ فساد کی استعداد کامل ہو کر گویا دجّالِ اعظم کے ظہور کا تقاضا کرنے لگے اور ادھر صلاح و کمال کی قابلیت بھی اپنا دورہ مکمل کر کے اُس کی کھلی شکست کی طلبگار ہو جائے تا آنکہ ختمِ نبوت اس خاتم دجالین کو شکست دے کر ہمیشہ کے لئے دجل کا خاتمہ کر دے۔

آنحضرت صلعم کا مقابلہ دجال کیلئے قبر مبارک سے تشریف لانا شان اقدس کے منافی ہے

پس جبکہ خروجِ دجال زمانہ نبوی میں مناسب نہ ٹھہرا بلکہ خاتمہ دُنیا پر مناسب ہوا تو پھر اب اُس سے مقابلہ کی ایک صورت تو یہ تھی کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خروجِ دجال کے وقت قبر مبارک سے تکلیف دی جاتی کہ آپ بنفسِ نفیس اُس کے مفاسد کو مٹائیں لیکن یہ ظاہر ہے کہ یہ صورت شانِ اقدس سے فروتر تھی اور آپ اس سے اعزّ و اکرم تھے کہ آپ پر دو موتیں طاری کی جائیں یا ایک دفعہ قبر مبارک سے نکال کر پھر دوبارہ قبر دکھلائی جائے۔

آنحضرت صلعم کو خروج دجال تک زندہ نہ رکھنے کی حکمت

پھر ایک شکل یہ تھی کہ حضور کو خروجِ دجال تک دُنیا ہی میں مقیم رکھا جاتا۔ لیکن اس صورت کا شانِ اقدس کے لئے نازیبا ہونا پہلی صورت سے بھی زیادہ واضح ہے۔ کیونکہ اول تو اس صورت میں حضور کی بعثت کا آخری اور اصلی مقصد محض مدافعتِ دجّال ٹھہر جاتا حالانکہ ایسا نہیں ہے دوسرے دجّال کی اہمیت اسقدر بڑھ جاتی کہ گویا کہ اُسی کے خوف کی خاطر حضور کو دُنیا میں صدیوں ٹھہرایا جا رہا ہے۔ نیز اُمّت کے کمالات بھی اس صورت میں پردۂ اخفاء میں رہ جاتے۔ کیونکہ آفتاب نبوت کی موجودگی میں کس ستارہ کی مجال تھی کہ اپنا نور نمایاں کر سکے۔ اِس طرح تمام طبقاتِ اُمت کے جوہر چھپے رہ جاتے۔ اور گویا عُلماء اُمّتی کا نبیاء بنی اِسرائیل کا ظہور ہی نہ ہو سکتا۔ اور اس سب کے علاوہ یہ صورت خود اصل موضوع ہی کے خلاف پڑتی۔ یعنی دجّال کا خروج ہی ناممکن ہو جاتا جس کے لئے مدافعت کی یہ صُورتیں درکار تھیں۔ کیونکہ دجّال اور اُس کے مفاسد کا زور پکڑنا تو حضور ہی کے زمانہ سے بُعد ہو جانے کے سبب سے ہو سکتا تھا۔ اور جبکہ آپ خود ہی قیامت تک دُنیا میں تشریف رکھتے تو اس کے یہ معنی تھے کہ عالم میں کوئی فتنہ ہی نہ پھیلتا کہ قلوب میں شر کی استعداد بڑھے اور خروجِ دجّال کی نوبت آئے۔ پس اس صورت میں خروجِ دجّال ہی ممکن نہیں رہتا چہ جائیکہ اُس کی مدافعت کی کوئی صورت فرض کی جائے۔ بہرحال اس صورت میں نہ اُمّت کے کمالات کھلتے نہ ختمِ نبوت کی بے پناہ طاقت واضح ہوتی جس سے یہ واضح ہو سکتا کہ ذاتِ بابرکات خاتمِ مطلق کی سب سے اکمل رُوحانیت اور بے انتہا مکمل انسانیت جس طرح اگلوں کو فیضِ رُوحانیت پہنچا رہی تھی اسی طرح وہ پچھلوں (ایں) تکمیلِ کمالات کا کام کر رہا ہے۔ اور وہ اُن محدود دورہ حاشیوں کی مانند نہیں ہے جو دُنیا میں آئیں اور گذر گئیں۔ اور اُمتوں میں اُن کا کوئی نقشِ قدم باقی نہ رہا۔

اُمت میں حضرت خاتم النبیین کے عکس کامل کی ضرورت

لیکن پھر سوال یہ ہے کہ جب خاتم الدجالین کا اصلی مقابلہ تو خاتم النبیین سے ہے مگر اس مقابلہ کے لئے نہ حضور کا دنیا میں دوبارہ تشریف لانا مناسب نہ صدیوں باقی رکھا جانا شایانِ شان نہ زمانہ نبوی میں مقابلہ ختم کرا دیا جانا مصلحت اور اُدھر اس ختم دجالیت کے استیصال کے لئے چھوٹی موٹی روحانیت تو کیا بڑی سے بڑی ولایت بھی کافی نہ تھی۔ عام مجددین اور ارباب ولایت اپنی پوری رُوحانی طاقتوں سے بھی اُس سے عہدہ برآ نہ ہو سکتے تھے جب تک کہ نبوت کی روحانیت مقابل نہ آئے بلکہ محض نبوت کی قوت بھی اُس وقت تک مؤثر نہ تھی جب تک کہ اُس کے ساتھ ختم نبوت کا پاور شامل نہ ہو تو پھر شکست دجالیت کی صورت بجز اس کے اور کیا ہو سکتی تھی کہ اس دجالِ اعظم کو نیست و نابود کرنے کے لئے اُمت میں ایک ایسا خاتم المجددین آئے جو خاتم النبیین کی غیر معمولی قوت کو اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہو اور ساتھ ہی خاتم النبیین سے ایسی مناسبت تامہ رکھتا ہو کہ اُس کا مقابلہ بعینہٖ خاتم النبیین کا مقابلہ ہو۔ مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ ختم نبوت کی رُوحانیت کا انجذاب اُسی مجدد کا قلب کر سکتا تھا جو خود بھی نبوت آشنا ہو محض مرتبہ ولایت میں یہ تحمل کہاں کہ وہ درجۂ نبوت کی تجلی بھی برداشت کر سکے چہ جائیکہ ختم نبوت کا کوئی انعکاس اپنے اندر اُتار سکے نہیں بلکہ اس انعکاس کے لئے ایک ایسے نبوت آشنا قلب کی ضرورت تھی جو فی الجملہ خاتمیت کی شان بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ تاکہ خاتم مطلق کے کمالات کا عکس اس میں اتر سکے اور ساتھ ہی اس خاتم مطلق کی نبوت میں بھی فرق نہ آئے۔"

(تعلیماتِ اسلام اور مسیحی اقوام صفحہ ۲۲۳ تا ۲۷۹، ناشر ندوۃ المصنفین دہلی ۱۳۷۵ھ)

"آنحضرت کی شانِ نبوت بخشی"

مولانا طیب صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان خاتمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے مزید تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخشی بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آ گیا نبی ہو گیا ...... آپ کی یہ فیض رسانی اور سرچشمہ کمالاتِ نبوت ہونے کی امتیازی شان آغاز بشریت سے شروع ہوئی تو انتہائے کائنات تک جا پہنچی۔"

("آفتابِ نبوت" صفحہ ۱۰۹ - ۱۱۱)

ناشر ادارہ عثمانیہ ۲۲ پرانی انارکلی لاہور۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

درخواستہائے دعا

● مکرم محمد سرور جاوید صاحب مقیم سلطنت عمان بیس روپے اعانت بدر میں ارسال کر کے اپنی والدہ محترمہ جو ربوہ میں اکثر بیمار رہتی ہیں کی کامل و عاجل شفایابی اور والد بزرگوار کی صحت و سلامتی کے لئے ● مکرم میر عبدالقیوم صاحب ساکن چیک الہیری (کشمیر) اپنے تینوں بچوں عزیزان شمیم احمد، خلیل احمد اور سجاد احمد جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور بزرگان و احباب کی دعاؤں کے طفیل اپنے اپنے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● محترمہ حلیمہ بانو صاحبہ سرینگر (کشمیر) اپنی اور اپنے بہن بھائیوں کی صحت و سلامتی اور فلاح دارین کے حصول کے لئے ● محترمہ سلطانہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب بھٹی بطور شکرانہ مختلف مدات میں کچھ رقم ارسال کرتے ہوئے بھٹی کے ایک پُر فضا مقام پر خرید کردہ نئے کشادہ فلیٹ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے۔ ● محترمہ مسعودہ بیگم اختر صاحبہ سرینگر (کشمیر) اپنے بھائی عزیز محمد ظفر اللہ سلمہٗ جو شادی پر پانچ سال گذر جانے کے باوجود تا حال اولاد کی نعمت سے محروم ہیں کے ہاں نیک صالح اور خادمِ دین اولاد نرینہ تولد ہونے کے لئے قارئین سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتی ہیں۔ (ادارہ)

دعائے مغفرت

افسوس! خاکسار کے والد مکرم محمد صادق صاحب بعمر ... عرصہ قریباً ایک سال سے مختلف عوارض میں مبتلاء رہنے کے بعد مورخہ ... کو وقت قریباً گیارہ بجے قبل از دوپہر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز بعد نماز عصر ... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم ملک صلاح الدین صاحب قائمقام امیر مقامی نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی بزرگان و احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ ازاں بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم قائمقام امیر صاحب مقامی نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔ قارئین سے والد صاحب مرحوم کی مغفرت ...

حاصلِ مطالعہ

"آغاخانی مذہب کی عبادات ایک نظر میں!"

مرسلہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش

پاکستان میں آج افرادِ جماعت احمدیہ کو اسلامی تعلیمات کی عظمت کو قائم رکھنے کے جرم میں ظلم و استبداد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

الندر لنڈن ۸ مئی میں اسیرانِ راہ مولیٰ محترم سید غلام محمد شاہ صاحب فیصل آباد اور مکرم شیخ غلام محمد صاحب کی آپ بیتی پڑھ کر حیرت ہوئی کہ ان ہر دو احمدی جیالے سپوتوں کو صرف قرآن مجید کی آیات اپنی دکان میں آویزاں کرنے کے جرم میں ہتھکڑیاں پہنا کر جیل بھجوا دیا گیا۔ سینکڑوں دوسرے احمدیوں پر بھی جیلوں میں ایسے ایسے ظلم توڑے جا رہے ہیں کہ ایک کمزور دل شخص اُن کی تفصیل سننے کی بھی تاب نہیں لا سکتا۔ اسی پاکستان کے شہر کراچی سے شائع ہونے والا ایک ٹریکٹ جو آغاخانی مذہب سے متعلق ہے کے اقتباسات قارئین بدر کی اطلاع کیلئے اور ازدیادِ علم کے لئے پیش ہیں۔

حج کرنا امام حاضر کو دیکھنے سے حج ہو جاتا ہے وغیرہ۔ ہر کیف اصل جملے سنیئے اور ان تعلیمات پر ماتم کیجئے۔ آغاخانی چونکہ اپنے امام حاضر آغا کریم پرنس کو خدا کا روپ سمجھتے ہیں۔ اسی لئے اُسی سے ہی یہ دعا کرتے ہیں کہ ہم پر رحم کرو اور ہمیں بخش دے۔ اور اس ٹریکٹ کے اوپر بھی دعا عربی میں لکھی ہے کہ

"مولانا شاہ کریم الحسینی الامام الحاضر الموجود ارحمنا واغفرلنا"

آگے لکھا ہے۔

٭ سلام ہمارا ہے :۔ یا علی مدد اور ہمارے سلام کا جواب ہے مولا علی مدد

٭ کلمہ ہمارا :۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ واشھد ان علی اللہ۔

٭ وضو کی ہمیں ضرورت نہیں اس لئے کہ ہمارے دل کا وضو ہوتا ہے۔

٭ نماز کی جگہ ہر آغاخانی پر فرض ہے تین وقت کی دعا جو جماعت خانے میں آ کر پڑھے۔ پانچ وقت فرض نماز کے بدلے میں ہماری دعائیں تین اور رکوع کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں قبلہ رخ کی ضرورت نہیں ہے ہم ہر سمت رخ کر کے پڑھ سکتے ہیں جس کے بیچ دعا میں امام حاضر امام کا تصور لانا بہت ضروری ہے۔

٭ روزہ تو اصل میں آنکھ کان اور زبان کا ہوتا ہے کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ہمارا روزہ سوا پہر کا ہوتا ہے جو صبح دس بجے کھول لیا جاتا ہے۔ وہ بھی اگر موقعہ رکھنا چاہے ورنہ روزہ فرض نہیں ہے البتہ سال بھر میں جب جمعہ کو چاند جب بھی جمعہ کے روز ہو گا اس دن ہم روزہ رکھتے ہیں۔

٭ زکوٰۃ کی بجائے ہم آمدنی میں روپیہ پیچھے دو آنہ دسوند ہم فرض سمجھ کر جماعت خانے میں دیتے ہیں۔

٭ حج ہمارا حاضر امام کا دیدار ہے۔ وہ اس لئے کہ زمین پر خدا کا روپ صرف حاضر امام ہے۔

٭ قرآن مجید ہمارے پاس تو بولتا قرآن یعنی حاضر امام موجود ہے جبکہ سنیوں کے پاس کو خالی کتاب ہے۔

گناہ بخشوانے کا طریق ہمارے صبح و شام تک کے گناہ مکھی صاحب چھینٹا ڈال کر معاف کرتے ہیں ہم ہیں اگر کوئی آدمی روز جماعت خانہ جا نہ سکے تو جمعہ کے روز پیسے دے کر چھینٹا ڈلوا کر اور آب شفا یعنی گھٹ پاٹ پی کر اپنے گناہ معاف کروا سکتا ہے اور اگر کوئی جمعہ کے روز بھی جماعت خانہ نہ جا سکے تو مہینہ بعد چاند رات کو پیسے دے کر چھینٹا ڈلوا کر آب شفا گھٹ پاٹ پی کر گناہ معاف کروا سکتا ہے۔

عبادت کا طریق ہماری بندگی عبادت کا طریقہ یہ ہے کہ:۔

حاضر امام ہمیں ایک بول اسم اعظم دیتے ہیں جس کے عوض ہم ۵۷ روپے ادا کرتے ہیں جس کی بندگی / عبادت ہم رات کے آخری حصے میں ادا کرتے ہیں۔ ۵ سال کی بندگی / عبادت معاف کرانے کے ہم ۵ سو روپے اور ۱۲ سال بندگی / عبادت معاف کرانے کے ۱۲ سو روپے اور لائف ممبر (پوری لائف) دعمر کی بندگی معاف کرانے کے ۵ ہزار روپے ہم جماعت خانوں میں دیتے ہیں۔

٭ نورانی :۔ حاضر امام کے نور کو حاصل کرنے کے لئے ۷ ہزار روپے ہم جماعت خانوں میں دیتے ہیں جس سے ہمیں حاضر امام کا نور حاصل ہوتا ہے۔

٭ فدائیں :۔ قیامت کے روز حاضر امام سے ہم اپنے آپ کو بخشوانے یعنی حاضر امام کے نور کے ساتھ اپنے نور کو ملائے جانے کا خریدنے کے ہزار روپیہ ہم جماعت خانے میں دیتے ہیں۔

فدائیں کا ریٹ تو بہت زیادہ ہے کوئی غریب آدمی اس زمرہ میں شامل نہیں ہو سکتا۔ ناقل

....

آخر کار

یا شاہ کریم الحسینی انت الامام الحاضر الموجود اللّٰھم لک سجودی وطاعتی۔

فقط

عاشق علی پریذیڈنٹ
دی۔ ایچ۔ آر۔ ایچ پرنس آغاخان
فیڈرل کونسل برائے پاکستان
کراچی نمبر ۳۱

الغرض عقائد و نظریات پر کسی قسم کی کوئی پابندی پاکستان میں نہیں۔ ہاں اگر پابندی ہے تو احمدیوں کے لئے کلمہ طیبہ پڑھنے پر ہے، اذان دینے پر ہے۔ اپنے تئیں مسلمان کہنے پر ہے۔ آیاتِ قرآنیہ آویزاں کرنے پر ہے۔ لیکن دوسرے اسلامی نظریات کے خلاف عیسائی جو چاہیں کہیں کوئی جرم نہیں۔ آغاخانی جو مرضی کہیں قابلِ التفات نہیں۔

اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ایسے نظریات کے معتقد افراد کو درست راستہ اختیار کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

——

حضرت جبرائیل سے ہمکلامی کا شرف

جماعت احمدیہ کے خلاف اکثر علماء یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام کسی بھی بزرگ سے آکر ہمکلام نہیں ہوئے اور اسی دلیل کو ختم نبوت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ قارئین کرام کی خدمت میں ایک نادر حوالہ ازدیادِ علم و ایمان کی خاطر پیش ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام بعض بزرگان سے ہمکلام ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت شیخ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے دیوان میں حضرت جبرائیل سے ہمکلامی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

دمبدم روح القدس اندر معینؔ می دمد
من نمی دانم مگر من عیسیٰ ثانی شدم

(بحوالہ دیوانِ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ بار دوم مطبوعہ مطبع منشی نول کشور واقع کانپور ماہ جون ۱۸۹۳ء) ترجمہ :

فرمائیں علماءِ دین متین کہ روح القدس جو حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے ہمکلام ہوتے رہے ہیں وہ جبرائیل علیہ السلام نہیں تو پھر کون؟ مزید برآں آپ کو عیسیٰ ثانی کہا گیا۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ نبی تھے۔

ع کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے۔

——

اعلان

احباب کرام جماعت احمدیہ سونگڑہ و کیندرہ پاڑہ (اڑیسہ) کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم سید شاہد احمد صاحب کو نمائندہ اخبار بدر برائے جماعت احمدیہ سونگڑہ و کیندرہ پاڑہ مقرر کیا گیا ہے۔ مذکورہ جماعتوں کے احباب کرام سے گذارش ہے کہ وہ موصوف سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔

مینیجر اخبار بدر

——

شکریہ و درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مرحومہ کی اندوہناک وفات پر بہت سے بہن بھائیوں نے بذریعہ خطوط اور ٹیلیگرام تعزیت اور دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔ مرحومہ کی جدائی ہمارے لئے یقیناً ایک اذیت ناک اور ناقابل برداشت رانحہ ہے جس کا خاکسار اور خاکسار کے بچوں کی طبیعت پر شدید اثر ہے۔ ذہنی پریشانی کے اس صبر آزما دور سے گذرنے کے باعث میں ابھی تک اپنے مخلص عزیزی بھائیوں اور بہنوں کی تعزیت و ہمدردی کا فرداً فرداً شکریہ نہیں ادا کر سکا اور شاید میرے لئے یہ ممکن بھی نہ ہو سکے لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا خاکسار ایسے تمام بھائی بہنوں کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواستِ دعاؤں کا خواستگار ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند ترین درجات سے نوازے اور ہمیں ان کی جدائی کے صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ڈاکٹر بشیر احمد ناصر درویش قادیان

——

دعا اور تعاون کی درخواست

خاکسار کی والدہ محترمہ کی کمر اور پیٹھ کے گزشتہ سال سے شدید جلن اور درد رہتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے گویا پشت پر انگارے رکھ دیئے گئے ہیں۔ ہر ممکن علاج کے باوجود کوئی افاقہ ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ مبلغ دو صد روپے اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے قارئین سے والدہ محترمہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر نیز اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔ اگر کسی بھائی یا بہن کے پاس تکلیف کا تجربہ

قسط اوّل

قرآن کریم کی پیشگوئیاں زمانہ حاضر کے متعلق

تقریر مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء

عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہ احدًا اِلّا من ارتضیٰ من رسول۔

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

دورِ حاضر میں سائنس نے اس حد تک ترقی حاصل کر لی ہے کہ گذرے ہوئے کل کی تمام اہم خبریں ہم ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ آج معلوم کر سکتے ہیں۔ لیکن آج تک کوئی ایسا آلہ ایجاد نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے جو ہمیں آنے والے کل کی اہم خبریں آج ہی بتا دے۔ کیونکہ قرآن کریم کی آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے وہ اپنے پاک، باز رسول کے سوا کسی کو بھی علم غیب پر غلبہ عطا نہیں کرتا۔

اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ اور ان کی عظیم الشان پیشگوئیاں بھی پوری ہوتی رہی ہیں۔ لیکن قرآن کریم کا مقام للعالمین نذیرا ہے یعنی تمام جہانوں کو ہوشیار کرنے والا۔ لہذا ہر زمانہ میں اور بالخصوص دورِ حاضر میں جس کثرت و بہتات اور جس شدت و عظمت کے ساتھ قرآن کریم کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں اس کی نظیر نہیں اور کہیں دکھائی نہیں دیتی ہے

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

دجال اور یاجوج و ماجوج کے متعلق پیشگوئیاں

قرآن کریم میں دجال اور یاجوج و ماجوج کے متعلق پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں جو بڑی وضاحت کے ساتھ دورِ حاضر میں دنیا کی دو عظیم قوموں روس اور امریکہ کے وجود میں پوری ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تکاد السمٰوٰت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدًا اَن دعوا للرحمٰن ولدا۔ (مریم ع ۶)

یعنی یہ عیسائی جو رحمٰن خدا کا بیٹا بنا رہے ہیں ان کی وجہ سے ایک ایسا خوفناک فتنہ پیدا ہوگا کہ قریب ہوگا کہ آسمان پھٹ جائیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر جائیں۔

یہ عظیم الشان پیشگوئی آج عیسائی اقوام کے وجود میں پوری ہو رہی ہے۔ جو ایک کمزور انسان کو خدا اور خدا کا بیٹا یقین کرتے ہیں۔ اور تمام دنیا پر سیاسی سائنسی اور اقتصادی طور پر چھائے ہوئے ہیں۔ روس بھی پہلے ایک عیسائی ملک تھا۔ ان تمام یورپین اقوام نے اپنی خطرناک ایجادات کے ذریعہ سے تمام دنیا کو تباہی کے کنارے پر کھڑا کر دیا ہے۔ اور اس طرح اس قرآنی پیشگوئی کو پورا کر دیا ہے۔

یہی وہ دجالی فتنہ ہے جس کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

وما من نبیّ اِلّا وقد انذر قومہٗ۔

یعنی ہر نبی اس خطرناک دجالی فتنہ سے اپنی قوم کو ڈراتا آیا ہے۔ پھر فرمایا فلیقرء علیہ فواتح الکھف پھر فرمایا من قرء عشر اٰیاتٍ من اٰخرھا ثم خرج الدجال لم یسلط علیہ یعنی جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی اور دس آخری آیات پڑھے گا اس پر دجال مسلط نہیں ہوگا۔ چنانچہ سورہ کہف کی ابتدائی آیات میں اسی صلیبی عقیدہ کی مذمت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولدا۔

یعنی یہ نبی ان لوگوں کو ڈرائے جو کہتے ہیں خدا نے بیٹا بنا لیا ہے۔

کبرت کلمۃً تخرج من افواھھم ان یقولون الّا کذبا۔

یہ بڑی خوفناک بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکلتی ہے۔ بلکہ وہ سراسر جھوٹ بول رہے ہیں۔ گویا یہ ان اقوام کی مذہبی حیثیت ہے جس میں روس بھی شامل ہے کہ یہ دجال ہیں۔ لیکن جب روس نے عیسائیت کو چھوڑ کر کمیونزم کو اختیار کیا تو سیاسی اعتبار سے اس عیسائی قوم کے دو حصے یاجوج ماجوج ہو گئے۔ چنانچہ سورہ کہف کی آخری آیات میں انہیں یاجوج ماجوج قرار دیا گیا ہے۔ اور ان کے ذریعہ جو عظیم فساد برپا ہونے والا تھا اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

اِنّ یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض

یعنی یاجوج ماجوج زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں۔

سورہ انبیاء میں فرمایا:۔

حتّٰی اِذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدبٍ ینسلون۔

یعنی یہاں تک کہ جب یاجوج وماجوج کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اور وہ ہر پہاڑ اور سمندروں کی لہروں پر سے پھلانگ کر دنیا میں پھیل جائیں گے۔ بائبل میں حزقیل نبی کی کتاب باب ۳۸ میں بھی روس اور برطانیہ کو ہی یاجوج ماجوج کہا گیا ہے۔ اس عظیم الشان پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ کر علامہ اقبال کی روح بھی پکار اٹھی کہ ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف ینسلون

قومًا لدًا کے الفاظ میں پیشگوئی

قرآن کریم کی سورہ مریم میں عیسائی قوم کو قومًا لدًا کہا گیا ہے۔ اس کے ساتھ حدیث نبوی کے الفاظ ملا دیئے جائیں کہ مسیح موعود باب لد پر دجال کو قتل کرے گا۔ تو یہ ایک نہایت ایمان افروز پیشگوئی بن جاتی ہے۔ جو زمانہ حاضر میں پوری ہو گئی۔ کیونکہ لدّ، لدّ کے معنے بحث مباحثہ اور جھگڑا کرنے کے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے پندرہ روز تک عیسائی پادریوں کے ساتھ امرتسر میں ایک عظیم الشان مباحثہ کیا جو بعد ازاں جنگ مقدس کے نام سے شائع ہوا اس مباحثہ کے آخری دن حضور نے ایک ایمان افروز پیشگوئی کی تھی کہ اگر پادری عبداللہ آتھم نے حق کی طرف رجوع نہ کیا تو وہ پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ بالآخر اسی پیشگوئی کے مطابق پادری عبداللہ آتھم جو مد مقابل تھا حضور کی زندگی میں ہلاک ہوا اور اس طرح مسیح موعود نے باب لد پر حجت اور براہین سے دجال کو قتل کر دیا۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی اور لعنتی موت سے نجات ثابت کر کے اور ان کی طبعی وفات ثابت کر کے حدیث نبوی یکسر الصلیب کے مطابق صلیبی عقیدہ کو پاش پاش کر دیا۔ اور قرآن کریم کی توحید خالص کو قائم فرمایا ؎

حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا

نئی نئی سواریوں کے متعلق پیشگوئیاں

ان اقوام کے دورِ اقتدار میں نئی نئی سواریاں بھی عالم وجود میں آئی ہیں جن سے تمام دنیا بہت فائدہ اٹھا رہی ہے۔ ان سواریوں کے متعلق بھی قرآن کریم میں عظیم الشان پیشگوئیاں موجود ہیں۔ فرمایا:۔

والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃً ویخلق ما لا تعلمون۔ (النحل ع ۱)

یعنی اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں خچروں اور گدھوں کو بھی تمہاری سواری اور زینت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور آئندہ بھی وہ تمہارے لئے ایسی ایسی سواریوں کو پیدا کرے گا۔

ان آیات میں صریحًا ریل گاڑیاں موٹریں کاریں ہوائی جہاز وغیرہ نئی نئی سواریاں پیدا کرنے کی پیشگوئیاں کی گئی ہیں۔ پھر فرمایا

واذا العشار عطلت (التکویر)

یعنی اس وقت دس ماہ کی گابھن اونٹنی چھوڑ دی جائے گی۔ اس کی تشریح حدیث میں ہے کہ دیترکن القلاص فلا یسعی علیھا۔ یعنی اونٹوں سے باربرداری کا کام نہیں لیا جائے گا۔ اس کے مقابل پر بڑی بڑی مالی گاڑیاں ایجاد ہو جائیں گی جو ہزاروں لاکھوں گنا سامان بڑی تیز رفتاری سے سینکڑوں ہزاروں میلوں کا فاصلہ طے کر کے دور دور پہنچا دیا کریں گی۔ چنانچہ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ قرآن کریم کی یہ پیشگوئیاں زمین کے چپہ چپہ پر دن رات پوری ہو رہی ہیں۔

احادیث میں کبھی دجال کی سواری روشن گدھا بتائی گئی ہے۔ جس کے لمبے لمبے کان ہونگے۔ اور یاجوج ماجوج کے کبھی لمبے لمبے کان بتائے گئے ہیں۔ جو ان کا اوڑھنا بچھونا ہوں گے۔ کان سے سننے کا کام لیا جاتا ہے۔ اس سے مراد ریڈیو ٹیلیفون، وائرلیس۔ ٹی۔ وی وغیرہ نئی نئی ایجادات ہیں جن کے ذریعہ سینکڑوں اور ہزاروں میلوں کی دوری پر کبھی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ یہ تمام ایجادات یاجوج ماجوج کے دور اقتدار کی ہیں۔ جو آج انسانی زندگی میں اوڑھنا بچھونا بنی ہوئی ہیں۔ ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا اعتراف غیر احمدی علماء کو بھی ہے۔ چنانچہ مولانا ابو الجمال صاحب عباسی اپنی تصنیف حکمت بالغہ میں فرماتے ہیں:۔

"ہمارا دعویٰ ہے کہ حدیثوں میں دجال سے کوئی فرد خاص مراد نہیں اور نہ یہ کوئی مذموم لفظ ہے بلکہ دجال سے دجال صفت لوگ مراد ہیں۔ اور دجال کی جو صفت بیان کی گئی ہے وہ بالکل اہل یورپ اور پادریوں پر صادق آتی ہے۔"

پس قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے مطابق نئی نئی سواریوں اور نئی نئی ایجادات کا عالم وجود میں آنا قرآن کریم کی عظمت کو دوبالا کر رہا ہے۔ کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تنبیہ یہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

دجال کا نمک کی طرح پگھلنا

دجال کی ایک علامت یہ بتائی گئی ہے کہ انہٗ اعور العین الیمنیٰ کہ دجال کی دائیں آنکھ کانی ہو گی یعنی اس کی دین کی آنکھ کانی ہے کہ ایک کمزور انسان کو خدا سمجھتی ہے۔ مگر دنیا کی آنکھ بڑی روشن ہے کہ تمام دنیا کو سائنسی معلومات سے مالا مال کر رہی ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد روس میں انقلاب آیا اور وہاں سے عیسائیت کا خاتمہ ہو گیا۔ اور کمیونزم نے اس کی جگہ لے لی۔ دوسری جنگ عالمگیر کے بعد ایک ایک کر کے برطانیہ کے ہاتھ سے نوآبادیاں نکل گئیں۔ اور وہ پھر جزیرہ نما انگلینڈ میں محدود ہو کر رہ گئی۔ البتہ اس کے بعد اس کی جگہ امریکہ نے سنبھال لی جو انگریزوں کا ہی حصہ ہے۔ اب تیسری عالمگیر جنگ سروں پر منڈلا رہی ہے اس میں روس اور امریکہ یاجوج ماجوج آپس میں ٹکرائیں گے۔ اور اسلام کے لئے میدان خالی کر دیں گے۔ جو تمام کائنات کے لئے امن کا پیغام ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوگا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود کے ظہور کے بعد دجال اس طرح پگھلنا شروع ہو گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے۔

دور حاضر کے تمدنی حالات کے متعلق پیشگوئیاں

قرآن کریم کی سورہ تکویر میں نئی نئی سواریوں کے متعلق جو پیشگوئی ہے اور جس کی وجہ سے عالمی تمدن میں بہت بہتری پیدا ہوئی ہے اس کا ذکر پہلے کر دیا گیا ہے۔ اس سورۃ میں اور بھی ایسی پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں۔ جو زمانہ حاضر میں پوری ہو رہی ہیں اور عالمی تمدن پر اس کا بڑا خوشگوار اثر پڑا ہے۔ فرمایا واذا الوحوش حشرت۔ یعنی اس وقت وحشی اکٹھے کئے جائیں گے یعنی بڑے بڑے چڑیا گھر بنائے جائیں گے جہاں وحشی جانور اور جنگلی درندے رکھے جائیں گے۔ یا وحشی قومیں متمدن ہو جائیں گی جیسے افریقی ممالک کے باشندے بلکہ خود یورپ کے لوگ جو شروع میں وحشیوں کی طرح رہتے تھے۔ متمدن ہو گئے۔ واذا البحار سجرت جب دریاؤں کے پانیوں کو نکال کر دوسرے دریاؤں میں ملا دیا جائے گا۔ یہ آیت موجودہ زمانہ میں انجینئرنگ کی ترقی پر دلالت کرتی ہے چنانچہ ہندوستان اور پاکستان اور امریکہ اور روس اور جرمنی میں کئی دریاؤں سے نہریں نکال کر ان کا پانی دوسرے دریاؤں تک پہنچایا گیا۔ اور دریائی علاقوں کو سیراب کیا گیا۔ پھر فرمایا واذا النفوس زوجت یعنی جب مختلف نفوس جمع کئے جائیں گے۔ یعنی سفر آسان ہو جائیں گے اور مختلف علاقوں اور ملکوں کے لوگ ریلوں اور جہازوں کے ذریعہ آپس میں ملنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اور ریڈیو اور ٹی۔ وی جیسی نئی نئی ایجادات کے نتیجہ میں تمام دنیا کے انسان اس قدر ایک دوسرے کے قریب ہو گئے کہ گویا ایک ہی شہر میں آباد ہیں۔ و اذا الصحف نشرت۔ جب کتابیں پھیلا دی جائیں گی۔ یعنی پریس جدید طرز کے اور کثرت سے ہونگے۔ جن میں کتابیں اور اخبارات بڑی کثرت سے طبع ہوں گی۔ اور نشر و اشاعت میں بڑی آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ جیسا کہ اس زمانہ میں ہم دیکھ رہے ہیں۔ واذا السماء کشطت جب آسمان کی کھال ادھیڑی جائے گی۔ یعنی علم ہیئت اس قدر ترقی کر جائے گا کہ آسمان کی بلندیوں تک اس کی رسائی ہو جائے گی۔ تمدن کے فروغ کے متعلق یہ تمام پیشگوئیاں بڑی عظمت کے ساتھ دور حاضر میں پوری ہو چکی ہیں۔

ان دونوں قوموں کے عروج و زوال کی پیشگوئیاں

سورہ رحمٰن میں روس اور امریکہ دو بڑی طاقتوں کے متعلق تکرار کے ساتھ بار بار یہ آیت نازل ہوئی کہ فبای آلاء ربکما تکذبان۔ یعنی تباہی کے وقت ان دونوں عظیم طاقتوں سے پوچھا جائے گا کہ کیا بے انتہا نعمتیں تم دونوں پر نازل نہ ہوئیں تھیں اور تم دین سے تمسخر نہ کرتے تھے؟

سنفرغ لکم ایہ الثقلان

یعنی اے روس اور امریکہ دو زبردست طاقتو! ہم تم دونوں کے لئے فارغ ہو رہے ہیں یعنی کچھ دیر چل دیکر ہم تم دونوں کو تباہ کر دیں گے۔

یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموٰت والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان

یعنی اے روس اور امریکہ اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو تم نکل کر دکھاؤ تم دلیل کے بغیر ہرگز نہیں نکل سکتے چنانچہ ان دونوں قوموں نے راکٹ چھوڑے مگر قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق صرف ان سیاروں تک پہنچ سکے جو کھلی آنکھ سے دکھائی دیتے ہیں۔ یعنی چاند اور مریخ تک۔ ان الفاظ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تم آسمانی اقلیم کا مقابلہ طاقت سے نہیں کر سکتے البتہ دلیل سے کر سکتے ہو جبکہ دلیل تمہارے پاس نہیں ہے۔ پھر فرمایا ولہ الجوار المنشئٰت فی البحر کالاعلام اور اس کی کشتیاں اور جہاز بھی ہیں جو سمندروں میں پہاڑوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ اس سے مراد بڑے بڑے دخانی جہاز اور بحری بیڑے اور ایئرکرافٹ کیریئرز وغیرہ ہیں۔ جو پہاڑوں کی طرح سمندروں میں موجود ہیں۔ اور اس پیشگوئی کو پورا کر رہے ہیں۔ پھر فرمایا۔ یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران۔ یعنی تم دونوں عظیم طاقتوں پر آگ کا شعلہ گرایا جائے گا۔ یعنی تم نے بے پناہ طاقت حاصل کر کے یہ سمجھ لیا تھا کہ یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ ایسا نہیں ہو گا۔ بلکہ تم پر آگ کا شعلہ گرایا جائے گا پس تم دونوں ہرگز غالب نہیں آ سکتے اس میں خطرناک بموں کی طرف بھی اشارہ ہے۔

حدیث نبوی میں اس کی تشریح اس طرح کی گئی ہے کہ یاجوج ماجوج کہیں گے کہ اس زمین کو تو ہم نے فتح کر لیا ہے۔ آؤ آسمان کی طرف بھی تیر پھینکیں۔ فیرمون نشابھم الی السماء فیرد اللہ نشابھم مخضوبۃ دما۔ (مشکوٰۃ) یعنی وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اور اللہ انہیں خون آلود کر کے واپس کر دے گا۔ یعنی کچھ کامیابی ان کو حاصل ہو گی۔ آج روس اور امریکہ کے راکٹ چاند اور مریخ تک پہنچ کر اس پیشگوئی کو حرف بحرف پورا کر رہے ہیں۔ سنہ ۱۹۰۹ء میں جب پہلی مرتبہ روس کا راکٹ آسمانی فضا ؤں کو چیرتا ہوا آگے بڑھا تو اس وقت کے وزیر اعظم مسٹر خروشچیف نے کہا تھا کہ ہمارا راکٹ آسمان سے بہت سی معلومات لے کر آیا ہے۔ مگر مذہبی لوگ جسے خدا کہتے ہیں اس کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ اس پر غیر احمدیوں کے نامور عالم مولانا عبد الماجد صاحب دریا آبادی نے "یاجوجیوں کا نعرہ" کے زیر عنوان تحریر فرمایا تھا کہ:۔

"خدا کی تلاش راکٹوں اور میزائیلوں کے ذریعہ کرنے کی آج تک کسی کو کیوں نہ سوجھی ہو گی۔ دنیا میں آج تک بے شمار بے خبر منکر اور منکر گذر چکے

ڈھونگ کبھی نئے نئے مذہب کیلئے ، باتیں اور رہ باضتیں بتائیں ۔ کسی نے فلاں چلّے اور فلاں مراقبے کے لئے نشاندہی کی ادھر ذہن ان بے شمار راہنماؤں میں سے کسی کا بھی نہ گیا کہ معبود حقیقی و خالق کائنات کی جستجو آتش بازیوں اور آتش باریوں سے کی جائے یہ یورپ تو دجال اور یاجوج ماجوج کیلئے مخصوص چلی آرہی تھی کہ وہ ایمان

کی طرف ہوائی جہاز چھوڑیں یا فضا میں نگینے بکھیر فتح مندی سے نعرہ لگائیں گے کہ ہم نے نعوذ باللہ خدا کا خاتمہ کر دیا۔

(صدق جدید ۲۷ فروری ۱۹۵۹ء)

پس سنجیدہ غیر احمدی علماء بھی ان پیشگوئیوں کا پورا ہونا تسلیم کرتے ہیں ۔ لہٰذا اب یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ سچے مسیح و مہدی کی بھی نشاندہی کریں کیونکہ یہ مقدس وجود ان پیشگوئیوں میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے ۔

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

جماعتِ احمدیہ اودے پور کٹیا میں پرائمری اسکول کا قیام

مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ شاہجہانپور نظارت تعلیم کے توسط سے اطلاع دیتے ہیں کہ عہدیداران جماعت احمدیہ اودے پور کٹیا اور شاہجہانپور کے تعاون سے اودے پور کٹیا میں مورخہ ۱۲/۸/۸۷ کو ایک پرائمری اسکول کا افتتاح کیا گیا ہے ۔ جس میں ضلع شاہجہانپور کے پبلک ایجوکیشن آفیسر جناب شرما صاحب اور ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز نے شرکت کی ہر دو سرکاری افسران نے جماعت احمدیہ کے اس رفاہی اقدام کی تعریف کرتے ہوئے ہر قسم کے تعاون کا وعدہ کیا ۔ جناب شرما صاحب نے اسکول کا افتتاح کرتے ہوئے مستحق بچوں میں کتابوں کے سیٹ تقسیم کئے جو مکرم رضوان صاحب نے عطیہ کے طور پر دیئے تھے ۔ مکرم عبدالواحد صاحب کو اسکول کی انتظامیہ کمیٹی کا صدر اور مکرم محمد شاہد صاحب کو مینجر منتخب کیا گیا ہے ۔ صدر جماعت مکرم عبدالقدیر خان صاحب اور مکرم سید نور صاحب نے اسکول کی ضرورت کے لئے زمین دینے کا وعدہ کیا ہے ۔ اور مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی نے پارک کا انتظام کرنے کی ذمہ داری لی ہے ۔ جزاھم اللہ تعالیٰ خیراً ۔

عزّت مآب گورنر بہار کی خدمت میں قرآن مجید کا تحفہ

مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ مقیم سملیہ (رانچی) لکھتے ہیں کہ یہاں سے چار کلو میٹر دور کارنگ ادراؤں نامی کالج میں مورخہ ۵/۸/۸۷ کو بہار کے گورنر شری پی وینکٹ سوبیا تشریف لائے اس موقعہ پر کالج میں منعقدہ استقبالیہ جلسہ میں خاکسار کو بھی مختصر تقریر کا موقعہ دیا گیا ۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور صداقت مسیح موعودؑ پر روشنی ڈالی اور شری کرشن جی مہاراج کی دوبارہ آمد کے متعلق بھاگوت گیتا کی پیشگوئی بتائی ۔ آخر میں خاکسار نے عزت مآب گورنر بہار کی خدمت میں انگریزی ترجمۃ القرآن پیش کیا جسے موصوف نے بہت خوشی کے ساتھ قبول کیا اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا ۔

۱۶۲ کلو میٹر پر مشتمل تبلیغی سائیکل ٹور

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدرآباد تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۹/۸/۸۷ کو مکرم احمد شہید الماجد صاحب کی سرکردگی میں ۱۶۲ کلو میٹر پر مشتمل ایک تبلیغی سائیکل ٹور کیا ۔ احمدیہ مسلم مشن میں نماز فجر کے بعد مکرم نائب صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے اجتماعی دعا کرائی ۔ اور آداب سفر بیان کئے ۔ خاکسار نے بھی بعض باتوں کی طرف توجہ دلائی بعدہٗ وفد سائیکلوں پر کثیر تعداد میں لٹریچر لے کر عازم سفر ہوا ۔ شمس آباد ، شاد نگر ، تیما پور وغیرہ مقامات پر لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے خدام جڑ چرلہ پہنچے جہاں رات کو ایک جلسہ منعقد کیا ۔ ۳۰ / اگست کو جڑ چرلہ کے احباب نے [illegible] سے نکاف اسلامی نعروں اور دعاؤں کے ساتھ وفد کو حیدرآباد کے لئے رخصت کیا ۔

قادیان میں قربانی کی رقوم بھجوانے والے مخلصین

مندرجہ ذیل احباب نے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی جانور کرنے کے لئے رقوم ارسال کی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے ۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

نام	تعداد قربانی
مکرم والد صاحب سید جاوید انور احمد جمشید پور	۱
مرحوم والدین مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب امریکہ	۱
امریکہ West Am. Co.	۱
مکرم ودود احمد صاحب مع اہلیہ انگلینڈ	۲
" شہزادہ پرویز صاحب کلکتہ	۴
" شرف الدین احمد خان صاحب حیدرآباد	۱
" بشیر السلام صاحب "	۱
" عبد الباسط صاحب انور "	۱
" ڈاکٹر سید نعیم احمد صاحب امریکہ	۱
" مصطفیٰ صاحب پینگاڈی	۱
مکرمہ بیگم زکیہ محمود صاحبہ "	۱
" بیگم صالحہ بشیر احمد صاحب "	۱
مکرم محمد عبد المجید صاحب کینیڈا	۱
" ڈاکٹر شاہد احمد صاحب امریکہ	۱
مکرمہ عائشہ صاحبہ "	۱
مکرم محمد زاہدی صاحب ملیشیا	۱
مرحومہ خدیجہ خاتون صاحبہ (مکرم مسعود علی صاحب) برہ پورہ	۱
مکرم احمد اللہ بیگ صاحب حیدرآباد	۱
" ریاض قدیر صاحب مرحوم والد صاحب کے لئے کینیڈا	۱
مکرم عبد اللطیف صاحب چوہدری کینیڈا	۱
" عزیز احمد صاحب "	۱
اہلیہ " " "	۱
مکرم مظفر احمد صاحب "	۱
اہلیہ " " " "	۱
مکرم قدیر احمد صاحب "	۱
" ایم حنیف صاحب بحقنی ماریشس	۱
" حاجی محمد رفیق احمدی صاحب انگلینڈ	۱
" شاہد احمد صاحب فرینکفورٹ جرمنی	۱
لواحقین مکرم محمد حنیف اکبر مرحوم صاحب فیجی	۱
مکرمہ ڈاکٹر صوفیہ صاحبہ "	۱
مکرم شمیل ہارون صاحب "	۱
" باسط احمد صاحب اپنے مرحوم والد کیلئے کینیڈا	۱
اہلیہ مکرم باسط احمد صاحب "	۱
مکرم سید حفیظ احمد صاحب "	۱
" تنویر ناصر ڈار صاحب مع فیملی نارویے	۱
مکرمہ امۃ الحفیظ ناصر صاحبہ امریکہ	۱
مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب "	۱
" شیخ رحمت اللہ صاحب "	۱
" ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب مع فیملی وزیرآباد "	۲
" شیخ مبارک محمود صاحب "	۱

نام	تعداد قربانی
مکرم شیخ رشید احمد صاحب امریکہ	۱
مکرمہ زینب اسعد صاحبہ مع فیملی "	۳
مکرم لطیف شیخ صاحب "	۱
" عقیل صاحب "	۱
" AMBREEN "	۱
" انور خان صاحب "	۱
" ظفر باسط صاحب "	۱
" عفیظ شیخ صاحب "	۱
" انتھونی ماریا "	۱
مکرمہ صبیحہ صاحبہ "	۱
مکرم غضنفر صاحب "	۱
مکرمہ سکینہ صاحبہ "	۱
مکرم لئیق صاحب "	۱
" والد صاحب لئیق صاحب "	۱
" شمیم صاحب "	۱
" قادری صاحب "	۱
" نصرت صاحبہ "	۱
" حمید صاحب "	[illegible]
" خالق صاحب "	۱
" طاہر خان صاحب "	۱
" ہارون صاحب "	۱
" رشید احمد حیات صاحب لنڈن	۱
" داؤد احمد گلزار صاحب مرحوم "	۱
" اہلیہ " " " "	۱
" شیخ صالح محمد صاحب و اہلیہ "	۱
" حامد علی شیخ صاحب ووکنگ	۱
" سید خورشید احمد صاحب "	۱
" محمد سلیم صاحب "	۱
" امۃ اللہ شاہدہ صاحبہ لنڈن	۱
" محمد رفیق صاحب برمنگھم	۱
" عبد الغنی و احمیدہ بیگم صاحبہ "	۲
" منور احمد صاحب کاؤنڈے "	۱
" نعیم اللہ امینی صاحب بریڈفورڈ	[illegible]
" سعید انور صاحب "	۱
" آفتاب احمد خان صاحب لنڈن	[illegible]
" مبشر احمد باجوہ صاحب جرمنی	[illegible]
" حفاظت حسین شاہ صاحب ٹوٹنگ	۱
" ناصر احمد زیدی صاحب "	۱
" دین محمد ملک صاحب "	۱
مکرمہ مسز جمیلہ نسیم صاحبہ لنڈن	۱
" " نسیم مولود صاحبہ "	۱
مکرم رشید الحق خان صاحب HAYES	۱

نام	تعداد قربانی
مکرم عبدالکریم صاحب بنگہ دلیشی لندن	۱
" تنویر الرشید صاحب سید آبادی "	۱
" نجیب الدین احمد صاحب ٹوٹنگ	۱
" لبشیر اسمہ عبادت صاحب لندن	۱
" ادریس نصر اللہ خانی صاحب "	۱
" ریاض ملک صاحب "	۱
" ناصر احمد سکونر صاحب "	۱
" نظام الدین صاحب ایوری کوسٹ	۱
" عبدالوہاب صاحب بریگیڈیئر کراچی	۱
" ایم اے صابی صاحب لندن	۱
مکرمہ مسز سمین فرید صاحب شارجہ	
مکرم مسعود غنائی صاحب جیلنگھم	۱
" مشرف غنائی صاحب "	
" ظفر غنائی صاحب "	۱
مکرمہ لبشریٰ بھٹی صاحبہ لندن	۱
مکرم فضل داد خان صاحب مرحوم "	۱
" چوہدری انور حسین صاحب "	۱
" خواجہ سرفراز احمد صاحب سیالکوٹ	۱
مکرمہ سعیدہ قدیر اینڈ فیملی ٹوٹنگ	۱
مکرم سید عبداللہ شاہ صاحب بریڈفورڈ	۱
" ڈاکٹر حامداللہ خان صاحب [illegible]	۱
" سعید احمد خان صاحب "	۱
" نسیم احمد صاحب باجوہ کرائیڈن	۱
" صوفی خدا بخش صاحب ربوہ	۱
" صوفی رحیم بخش صاحب "	۱
مکرمہ شوکت محمودہ صاحبہ نیویارک	۱
مکرم مبشر احمد صاحب لندن	۱
" محمد طاہر صاحب ہڈرز فیلڈ	۱
" قمرالدین امینی صاحب "	۱
" شیخ گلزار احمد صاحب "	۱
" فضل حق صاحب لندن	۱
" خالد اختر صاحب "	۱
" نوید الحق خان صاحب "	۱
" ڈاکٹر سید مبشر احمد صاحب کراچی	۱
" فہیم الحق خان صاحب مانچسٹر	۱
" میجر محمود احمد صاحب لندن	۱
" شیخ مبارک احمد صاحب ساؤتھ ہیمپٹن	۱
" محمود الحق صاحب سوئٹزرلینڈ	۱
مکرمہ امۃ الرشیدہ صاحبہ ماریشس	۱
" مسز رشیدہ رمضان "	۱
مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب U.S.A	۱
" فضل داد خان صاحب نائیجیریا	۱
" محمد یعقوب خان صاحب نائیجیریا	۱
" سید محمد احمد صاحب بلجیئم	۱
ABDULLAH WAGI SHAUSRE جرمنی	۱
مکرمہ ہبۃ النور صاحبہ ہالینڈ	۱
مکرم کریم اے طاہر احمد صاحب لیبیا	۱
" سمیع اللہ بھنگو صاحب لندن	۱
" عزیز اللہ بھنگوی صاحب "	۱
مکرمہ عتیقہ سمیع اللہ صاحبہ "	۱

نام	تعداد قربانی
مکرمہ صغریٰ خان صاحبہ جرمنی	۱
" زبیدہ محمود صاحبہ ویلفورڈ	۱
" والدہ شیخ عشرت علی صاحب	۱
مکرم داؤد احمد ندیم خان صاحب لندن	۱
" محمد اکرم خان غوری صاحب لندن	۱
" رحمت اللہ صاحب باجوہ پاکستان	۱
" رشید احمد خان صاحب "	۱
" منیر نواز صاحب لندن	۱
مکرمہ عابدہ منیر نواز صاحبہ "	۱
مکرم منصور احمد خان ندیم صاحب "	۱
مکرمہ لبشریٰ منصور صاحبہ "	۱
" مسز فوزیہ کھوکھر صاحبہ "	۱
" جاوید اختر و صالحہ صاحبہ "	۱
مکرم عطاء القدیر طاہر صاحب ٹوٹنگ	۱
" ڈاکٹر افتخار الحق صاحب لندن	۱
" ممتاز اے بٹ صاحب "	۱
" اعجاز اے خان صاحب "	۱
" منور احمد گلزار صاحب "	۱
" امین ڈار صاحب	۱
" والد صاحب ہدایت اے خان صاحب	۱
" بشارت اے کھوکھر صاحب	۱
" رفیع صاحب زیمبیا	۱
" سید محمد احمد صاحب لاہور	۱
" چوہدری عبدالعزیز صاحب ناروے	۱
" سید مسعود احمد صاحب شیفیلڈ	۱
مکرمہ سیدہ تنظیم تاج صاحبہ لندن	۱
مکرم سید عبداللہ صاحب "	۱
" چوہدری احمد مختار صاحب کراچی	۱
" رفیق عبادت صاحب لندن	۱
" ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب "	۱
" چوہدری ناز احمد ناصر صاحب فرانس	۱
" Nasladuna Dedach	۱
" ملک خلیل الرحمٰن صاحب ایڈنگ	۱
" ڈاکٹر مسعود محبوکہ صاحب	۱
" ملک ممتاز احمد صاحب	۱
" عبدالمجید نیگیال صاحب	۱
" محمد یونس صاحب	۱
TAHA CASSACK. SS	۲
" حاجی منشی خان صاحب	۱
مکرمہ بیگم منشی خان صاحب	۱
مکرم شفیع شمانی صاحب	۱
" خلیل الرحمٰن صاحب	۱
" لبشیر الدین صاحب	۱
" رفیع مرتضیٰ علی صاحب	۱
" اے رشید طارق صاحب	۱
" سلیم احمد صاحب	۱
" عبدالمنان قریشی صاحب	۱
مکرمہ مسز سلمیٰ سلطانہ مرزا صاحبہ	۱
مکرم ڈاکٹر طاہر اے خان صاحب	۱
" چوہدری نور محمد صاحب	۱

نام	تعداد قربانی
مکرم چوہدری فتح محمد صاحب	۱
" لبشیر احمد صاحب U.S.A	۱
" شکر اللہ صاحب جرمنی	۱
" مسعود احمد خان صاحب کراچی	۱
" سید ایم لبشیر صاحب ربوہ	۱
" انیس احمد صاحب دوبئی	۱
" حامد ملک صاحب نیوماولڈن	۱
" رانا محمد خالد صاحب جرمنی	۱
" ڈاکٹر لبشیر احمد ڈار صاحب	۱
" نصیر احمد صاحب ابوظہبی	۱
" ملک اشارت الحق صاحب	۱
" عبدالرشید صاحب ٹوٹنگ	۱
" سید نصیر احمد صاحب سعودی عرب	۱
" ارشاد احمد صاحب جیلنگھم	۱
" پروفیسر عبدالسلام صاحب لندن	۱
" عبدالباقی ارشد صاحب "	۱
" محمد تقی علی صاحب برسٹل	۱
" شیخ رشید احمد صاحب "	۱
" نصیر احمد خان صاحب "	۱
" لبشیر احمد حبشی صاحب جیلنگھم	۱
" اعجاز احمد صاحب ساؤتھ ہال	۱
" ظہور الحق صاحب " "	۱
" فلاح الدین سیف صاحب جرمنی	۱
" حبیب احمد عمر صاحب "	۱
مکرمہ والدہ چوہدری نعیم الدین صاحب "	۱
مکرم حفیظ الرحمٰن انو صاحب "	۱
" غفار احمد بٹ صاحب "	۱
IR. PIPIP SUMANTRI. انڈونیشیا	۱
" EH. SUMANTRI	۱
" AMI	۱
" QAMITA.	۱
" ZAHRA.	۱
" BUSRO.	۱
" SUPIAH	۱
" SAKINAH	۱
" MAMAN LUKMAN	۱
" ALM. KANCE K. FARIDA	۱
" ALM. VICKY	۱
" ALM. ABUBAKAR AYY-UB	۱
" CIAMIS	۱
" HANIFAH RASTAM	۱

نام	تعداد قربانی
IBU NETTY انڈونیشیا	۱
" ALM. BAGINGO ZAKARIA	۱
" ALM. SITI RAHIM	۱
" SUSANTO MASKAWAN	۱
" YENI SUSANTO	۱
" IR. SYARIF LUBIS	۱
" NY. ROSMINAH ALAMSYAH	۱
" AMINAH ALAMSYAH	۱
" NY. UKI SAKINAH	۱
" TASBAR.	۱
" SUTINAH	۱
" RAISAN	۱
" ABDUL QOYYUM	۱
" YUSUF NGENGET	۱
" NY. ABDUL QOYYUM	۱
" MUSLIH AHMAD	۱
" NY. KHAERUNISA SUPIA-DI.	۱
" ALM. NY. NURIAH	۱
" PUPU ABDUL GAFUR	۱
" NY. NURSIDAH JAHARI	۱
" IBU RUKIAH	۱
" IBU SLAMET SUDARYO	۱
" MOH AJAR	۱
" IBH RATIMAN	۱
" HANIZAR MS	۱
" M. HAFIZ	۱
" DRH. ANWAR SALEH	۱
" DR. AHMAD DAHLAN	۱
" LES SUGIAWAN	۱
" DEDEH SUGIAWAN	۱
" DR. T. SUDRAJAT	۱
" H.A. SUKARJO	۱
" CABANG CIMAHI	۱
" CABANG CIPARAY	۱
" OKING CAB CIPARAY	۱
" NY. RATNAM CAB. BOGOR	۱
" M. HANIJAR	۱
" M. HAFIZ	۱
" T. SUDRAJAT	۱
" H. MAHMUD AHMAD CHEEMA.	۱

اعلانات نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۲۶-۸-۸۷ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں برادرم مبارک احمد صاحب میر ابن مکرم عبدالغنی صاحب میر مرحوم ساکن بجدرواہ کا نکاح عزیزہ امۃ الرفیق صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید صاحب میر کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر اور برادرم محمود احمد صاحب میر ابن مکرم عبدالغنی صاحب میر مرحوم کا نکاح عزیزہ نعیمہ بانو صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب گنائی مرحوم کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ قارئین سے ہر دو رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار
محمد اکرم گجراتی کارکن وقف جدید

اسیرانِ راہِ مولیٰ بقیہ صفحہ اوّل

اور انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہماری بہت دعائیں سُنتا ہے۔ میں نے اُن سب کو اپنی قبولیت دعا کے واقعات بھی بتائے ہیں۔ نے بتایا کہ میرے تین بیٹے سعودی عرب میں قید تھے۔ پاکستان کی حکومت کی کوشش تھی کہ انہیں وہاں قتل کر دیا جائے۔ کیونکہ انہوں نے وہاں حج کئے تھے۔ اور یہ جرم لگایا کہ یہ یہودیوں کے ایجنٹ ہیں۔ میں نے ایک رات تین چار گھنٹے لگاتار دعائیں کیں جس سے آنکھیں متورم ہو گئیں اور مصلّے آنسوؤں سے تر ہو گیا جیسے کہ بارش ہوئی ہو۔ اُسی وقت اللہ تعالیٰ نے ایک کشفی نظارہ میں بتایا اور دکھایا کہ آج تمہارے سب بیٹے آجائیں گے۔ چنانچہ خدا کے فضل سے اُسی رات کو تینوں بیٹے واپس آ گئے۔ یہ احمدیت کی سچائی کا ایک بہت بڑا نشان تھا۔ اس واقعہ سنانے پہ ایک قیدی محمد الیاس کہنے لگے کہ میں قتل کے کیس میں ملوث ہوں گذشتہ دس ماہ سے ضمانت نہیں ہو رہی۔ کل ۱۷ مارچ کو ہائی کورٹ میں پیشی ہے اگر خدا احمدیوں کی دعائیں سنتا ہے تو آپ میرے لئے دعا کریں کہ ضمانت ہو جائے میں نے اپنے احمدی بھائی مکرم شیخ غلام محمد صاحب سے کہا کہ آج کی رات اس شخص کے لئے اکٹھے گریہ زاری کرتے ہیں تاکہ ان پر احمدیت کی سچائی ظاہر ہو جائے۔ چنانچہ ہماری دعاؤں کے نتیجہ میں نماز تہجد میں خدا تعالیٰ نے اس کے کاغذات مجھے دکھائے جن سے یہ تفہیم ہوئی کہ ان کی آج ضمانت ہو جائیگی۔ وہ صبح صبح ہمیں ناشتہ کے لئے بلانے آیا۔ ہم دونوں اُنکے کمرہ میں گئے۔ جہاں اُن کے ساتھ پانچ اور قیدی تھے۔ میں نے اُن سب کے سامنے اپنی گذشتہ شب کی دعا کی قبولیت کے بارہ میں بتایا کہ آج خدا کے فضل سے آپ کی ضمانت ہو جائے گی۔ اور وہ سب اس بات کے گواہ ہیں کہ اُسی روز اُس کی ضمانت ہو گئی اور اس طرح اُن سب پر احمدیت کی سچائی کا نشان ظاہر ہو گیا۔ الیاس صاحب نے دوسرے سب قیدیوں کو بھی یہ بات سنائی جس کے نتیجہ میں وہاں موجود ۱۸ قیدیوں نے ہمیں دعا کی درخواستیں کیں۔ تمام قیدی ہماری بہت عزت و تکریم کرتے ہمارے کپڑے دھو کر اور استری کر کے ہمیں دیتے حالانکہ ضرورت بھی نہ ہوتی تھی۔

اسی طرح ہم نے اور بھی وہاں بہت سے نشانات دیکھے مثلاً ۱۵ روز میں ایکبار ملاقات کی اجازت ہوتی تھی لیکن ہماری ملاقات تین بار ہوئی۔

خاکسار نے دوسرے قیدیوں کو دعائیں مع ترجمہ سکھائیں اسلامی مسائل سے آگاہ کیا۔ قرآن مجید کے درس دیئے اس بنا پر وہ ہم سے اسقدر مانوس ہو گئے کہ دن میں دو تین بار ہماری پھلوں اور مٹھائی وغیرہ سے تواضع کرتے۔ وہ اکثر دعوتیں بھی کرتے اور ہم انہیں تبلیغ کرتے جب ہم انہیں بتاتے کہ آجکل مولوی صاحبان ہماری سخت مخالفت کرتے ہیں تو اُن میں سے دو قیدیوں نے اپنے اماموں کے بارہ میں نہایت شرم انگیز باتیں بتائیں جو اُن کے کردار پر روشنی ڈالتی تھیں۔ اسی طرح مولوی ضیاء القاسمی صاحب بھی ہم سے پہلے اس جیل میں رہ گئے تھے اُن کے متعلق بھی کئی باتوں کا انکشاف ہوا۔

میری اہلیہ صاحبہ بھی دل کی مریضہ ہیں اور کئی عوارض میں مبتلا ہیں اسلئے میں نے گرفتار ہونے پر اپنے بیٹے کو ہدایت کی کہ اپنی والدہ سے ذکر نہ کرنا لیکن آخر کار انہیں علم ہو ہی گیا۔ امۃ الحمید نے رونا شروع کر دیا تو وہ انہیں دلاسہ دیتیں اور کہتیں کہ تم بہت خوش قسمت ہو کہ خدا نے تمہارے والد کو یہ موقع عطا فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان پر اُسکی طاقت کے مطابق ہی بوجھ ڈالتا ہے یعنی آزماتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے اس ذریعہ سے تبلیغ کی راہیں کھول دی ہیں چنانچہ جب بھی تاریخ پر جاتے ہیں تو انتظار گاہ میں دو تین گھنٹے بیٹھ کر لوگوں کو خوب تبلیغ کرتے ہیں۔

(منقول از ہفت روزہ لندن ۸ مئی ۱۹۸۶ء)

افضلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ....
MODREN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE - 275475
RESI - 273903
CALCUTTA - 700073.

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
THE JANTA
CARDBOARD BOX MFG. CO.
PHONE - 279203
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15 PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر - کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے
رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)
RAICHURI ELECTRICALS.
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP- HOUSE & SOCT.
PLOT NO- 6. GROUND FLOOR.
OLD CHAKALA, OPP. CIGARETTE HOUSE
ANDHERI (EAST)
PHONES OFFICE :- 6348179 / RESI :- 629389
BOMBAY - 400099.

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ
کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۶ / خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری سمالی ناظم آباد - کراچی
(فون نمبر ۶۶۲۰۹۴ -)

عفو کا سلوک کرنا بہت ہی عظیم خوبی ہے۔
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ
AUTOWINGS,
13 - SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS - 600004
PHONES 76360 / 74350
آٹو ونگس

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِيْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش { گرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس ستاکسٹ جینا ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ اڑیسہ
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے!"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GULAM HADI & BROTHERS READYMADE GARMENTS DEALERS

CHANDAN BAZAR, BHADRAK, DIST. BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایکسپائرز ریڈیو۔ ٹی۔ وی۔ اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

○ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
○ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
○ امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ (کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS.
6. ALBERT VICTOR ROAD, FORT,
GRAM - MOOSA RAZA
PHONE. 605558 } BANGALORE - 560002.

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

SABA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD. 500002
PHONE NO. 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۲۱)

فون نمبر 42916 — ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز: کرشنڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوز اور ہارنز وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۲۰-۲/۳/۲ قصبہ کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"تمام فیضوں کا سرچشمہ قرآن ہے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد پنجم)

NIR®

CALCUTTA - 15

پیش کرتے ہیں:
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!